



# آقاخانیت

علمائے اہلسنت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر لپا ور صدر



# آغا خانیت

علمائے اُمت کی کٹہر



ناشر



سودا عظیم اہل سنت حیرال پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹریشیا ورصد



نام کتاب ..... آغا غازیت علمائے امت کی نظر میں

مرتب ..... فیض اللہ چترالی

فہرست کتابت ..... تلمیذ پروین رقم دہی

مصحح ..... مولانا نعمت اللہ چترالی

ناشر ..... دار اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ذیونگر الخ

مولانا عبید اللہ چترالی

مدیر دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوارڈر پشاور - مکتبہ

# فہرست

صفحہ	عرض مرتب
۴	مقدمہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۵	الاستفسار
۲۵	مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن صاحب کا فتویٰ
۳۷	مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ
۴۵	فتویٰ دارالعلوم کراچی
۴۶	فتویٰ مولانا سلیم الشرفان صاحب
۱۰۵	توقیعات علمائے سندھ
۱۰۶	فتویٰ علمائے پنجاب
۱۰۸	فتویٰ علمائے سرحد و شمال علاقہ جات
۱۲۲	آزاد کشمیر
۱۳۱	بلوچستان
۱۳۲	فتویٰ دارالعلوم دیوبند (انڈیا)
۱۲۳	فتویٰ مدرسہ مظاہر العلوم بہار پور (انڈیا)
۱۳۴	فتویٰ جامعہ انہر
۱۳۵	فتویٰ شیخ عبد اللہ بن باز
۱۳۶	ضمیمہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن صاحب متعلق آغا خان فاؤنڈیشن
۱۳۸	

# عرض مرتب

پاکستان میں جن افراد کو آغا فانی کہا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسماعیلی مذہب کی نزاری شاخ سے ہے، اسماعیلی مذہب کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسماعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی اور نصرانی عقائد کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج الاسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں میں اسماعیلیوں کا ذکر واقف باطنیہ یا امامہ (جمع ملود) کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔ اسماعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی و فارسی میں ہے یا انگریزی میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عام اُس سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں کہ جس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لہذا آغا فانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے جید علماء کرام سے فواد حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں،

و ما توفیقی الا باللہ

فیض الشرحی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

## مقدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

آغا خانوں کے جن عقائد کی بناء پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے جن سے قارئین کو آغا خانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

## ۱۔ آغا خانی سلسلہ امامت

اسمعیلی مذہب میں سلسلہ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلہ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۹ھ
- ۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ۶۱ھ
- ۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ ۹۴ھ
- ۴۔ حضرت محمد باقر ۱۱۴ھ
- ۵۔ حضرت جعفر صادق ۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف بکثرت اٹھ اٹھا عشریہ نے حضرت جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمعیلی اسکے بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر زاہد علی نے تاریخ فاطمین مصر میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمعیل ۲۔ عبد اللہ انطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بدیع الجاح ۵۔ اسحق ۶۔ عباس ۷۔ علی عریضی۔ اول الذکر چار اول نے امامت کا دعویٰ کیا جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمعیل کی امامت لے ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل ائمہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؑ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؑ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؑ ۴۔ امام علی زین العابدین ۵۔ محمد الباقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمعیل۔ اس طرح امام اسمعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؑ عقائد اسمعیلیہ کے مطابق امام اول ہیں اسمعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؑ تو اساس اور رسی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؑ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المنتظر ہیں مورخین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی امام اول قرار دیدیا۔ لیکن اسمعیلیہ کے عقیدے کے رد سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمعیل کے فرزند محمد ہیں۔ "تو صالح النطقاً کہے جاتے ہیں اسمعیلی عقائد کا بڑا ادارہ مدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخان ائمہ کی مستند تاریخ "جو نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؑ کو حضرت حسنؑ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ نور مبین کی عبادت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین (سن امامت



کے قائل ہیں۔ اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ لونڈی خریدی لہذا وہی امام ہیں اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہ اہل گیا (یعنی دلئے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقع پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برا فرخت ہو گئے اور ان کو مغرول کر کے اُمّت موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرقہ اسمعیلی نے اس کو نہیں مانا۔ اسمعیل بن جعفر کے باپ سے دو تول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر تفتہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔ (ملخص تاریخ فاطمیں مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادق کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دور ستر شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از سکرہ تا ۶۱۰ھ - کوفہ کی مسجد میں جب حضرت علیؑ کو عبدالرحمن بن بلجم نے شہید کیا تو مندا امامت پر حضرت امام حسینؑ جلوہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کی عبات درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسینؑ دور امامت ۴۰ھ تا ۶۱ھ - ۶۶۱ء تا ۶۸۰ء

حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ/۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؑ مندر امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶-۱۱۷ ج ۱)



۱۵۸ھ

۶۔ حضرت اسماعیل بن جعفر صادق

۱۹۷ھ

۷۔ حضرت محمد بن اسماعیل المکتم

۲۱۲ھ

۸۔ عبداللہ بن محمد دھی احمد

۲۲۵ھ

۹۔ احمد بن عبداللہ تقی محمد

۲۶۸ھ

۱۰۔ حسین بن احمد رضی عبداللہ

## دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۴۳۶ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی۔ ان خلفاء کو خلفاء عجیبین یا فاطمین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ عجیب اللہ المہدی

۲۔ ابوالقاسم محمد القائم بامر اللہ

۳۔ ابوطاہر اسماعیل المنصور باللہ

۴۔ ابومقیم محمد المغیر لدین اللہ

۵۔ ابومنصور نزار العزیز باللہ

۶۔ ابوعلی الحسین الحاکم باللہ

۷۔ ابو محمد علی الظاہر لاغر از دین اللہ

۸۔ ابومقیم محمد المستنصر باللہ

مستنصر باللہ اسماعیلیوں کے ائمہ و امم تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا۔ مستنصر کے امیر ابجوش افضل نے ان کے چھوٹے لڑکے مستعلی کو اس کا جانشین بنادیا۔ اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود اہمیت

۳۲۲ھ شوال ۲۲

۲۷۵ھ

۳۲۲ھ - ۳۲۳ھ شوال ۲۸

۳۱۹ھ - ۳۲۱ھ ربیع الثانی ۲۵

۳۲۲ھ - ۳۲۵ھ ۱۲ رمضان ۲۸

۳۷۵ھ - ۳۸۶ھ شوال ۲۷

۳۹۵ھ - ۴۱۱ھ شعبان ۴۷

۴۲۷ھ - ۴۷۲ھ

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسماعیلی داعی تھا۔ اس نے نزار کی حمایت کی۔ یہاں سے اسماعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں۔ ایک نزاریہ پہلائی اور دوسری مستعلیہ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور المصطفیٰ لدین الشرحا لقب اختیار کیا۔ امیر ابیحوش افضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجایا گیا۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۴۹۰ھ میں انتقال کی۔

اگرچہ نزار کو اپنے عقیدے میں ناکامی ہوئی۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

وفات	امامت	۱۹۔ نزار بن مستنصر	وفات	امامت
۶۵۳۰	۲۰	ہادی بن نزار	۶۴۹۰	
۶۵۵۷	۲۲	قاسم بن ہادی	۶۵۵۲	۲۱
۶۶۰۷	۲۴	علی محمد	۶۵۶۱	۲۳
۶۶۵۳	۲۶	علاء الدین محمد	۶۶۱۸	۲۵
			۶۶۶۴	۲۷

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تاتاریوں نے تاراج کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا۔ جسے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

وفات	امامت	شمس الدین
۶۷۱۰	۶۶۵۴	۲۸



وفات	امامت	وفات	امامت
۸۲۷	۷۷۱	۷۷۱	۲۹ قاسم شاہ ۷۱۰
۸۸۰	۸۶۸	۸۶۸	۳۱ محمد بن اسلام شاہ ۸۷۲
۹۰۲	۸۹۹	۸۹۹	۳۳ عبدالسلام ۸۸۰
۹۲۰	۹۱۵	۹۱۵	۳۵ ابوذر علی ۹۰۲
۹۵۷	۹۲۲	۹۲۲	۳۷ ذوالفقار علی ۹۲۰
۱۰۳۸	۹۹۳	۹۹۳	۳۹ خلیل اللہ علی ۹۵۷
۱۱۰۶	۱۰۷۱	۱۰۷۱	۴۱ سید علی ۱۰۳۸
۱۱۹۴	۱۱۴۳	۱۱۴۳	۴۳ قاسم شاہ ۱۱۰۶
		۱۲۲۳	۴۵ خلیل اللہ علی دوم ۱۱۹۴

## آغا خان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کر دئے جس پر اسمعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاجار نے اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغا خان کا لقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغا خان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ یہاں سے اسمعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغا خان کا لقب شروع ہوا۔

۴۶	آغا خان اول	حسن علی	۱۲۹۸ھ
۴۷	آغا خان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ھ
۴۸	آغا خان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ھ
۴۹	آغا خان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمعیلی مذہب کی بنیاد سلسلہ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمعیلی مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چند امور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

## ۱۔ امام حسن کو کیوں نہیں لیا گیا ؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغاخانِ حضرات حضرت علی کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تختِ امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مندرجہ تسلیم کرنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مندرجہ خلافت کے وہی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیے تھا۔ غرضیکہ سلسلہ امامت حسن ہونا چاہیے تھا نہ کہ حسین۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغاخانوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔ ؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس قصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے محروم کر دیا گیا ؟ پھر کیا یہ معقول ہے کہ امام کو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو منظور کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریہ امت نام کی کوئی چیز حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہیں تھی۔ در نہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے برادر اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر نظر انصاف دیکھا جائے تو اسمعیلی سلسلہ امامت کی پہلی بسم اللہ غلط ہے۔

## ۲۔ حضرت اسمعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادق کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل بن جعفر کو چھٹے امام



کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (سمعیل مذہب) اپنی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تائیدی طور پر حضرت اسمعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے۔ خیر الدین ذرکلی الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین (یہ دینا من کتب التاریخ ما یدل علی انه)  
کان فی حیاتہ شیئاً مذکوراً۔ توفی فی حیاة والدہ۔ وفی  
الاسمعیلیہ من یری ان اباه اظهر موتہ تقیہ حتی لا یقصد  
(العباسیون بالقتل - (ص ۲۱۱ - ۱۲۰)

اور ہمارے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ  
کہ وہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا  
تھا اور اسمعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی  
موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی کہا جاسکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر  
صہادقؑ) کے بزرگ تھے اس کا کوئی تاریخی ریکارڈ ہی موجود ہو ایسی مشکوک و مبہوم چیز پر ایمان کی  
بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے؟

### ۳۔ ائمہ مستورین

امام اسمعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے  
والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں؟ لیکن اس امر میں کسی اسمعیلی کو بھی اختلاف نہیں  
کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ محدودے چند افراد  
کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

یہی حال ان کے بعد کے ائمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرہ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمیین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو ائمہ کے داعی کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جیسی چاہتے تھے تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی آڑ لے رکھی ہے۔ الغرض اس دور میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی۔ اسمعیلی عوام کے پاس اس کے سوا اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرتے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمعیلی عوام کے لئے یقین دایان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمعیلی عقیدے میں معصوم سمجھے جاتے ہیں لیکن انصاف کرنا چاہیے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے دنیا و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کذاب کی شخصیت ہے جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اس کے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؓ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کچھ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سنا تا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؓ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب



کر دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یا اسمعیلی سلسلہ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائم فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

## ۴۔ میمون قداح

حضرت اسمعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکتوم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گئے ہیں۔ اسمعیلی تاریخین ان کی تحریف و توصیف میں لطف اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک عظیم القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی علامی میں بسر کی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمعیلی مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف ہوئے۔" (ص ۱۲۸)

واقعہ اسمعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یا روپوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے اسمعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبید ثقفی غلط عقائد گھڑ گھر کر ان کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ اس طرح و حضرت اسمعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطنی عقائد کا ایک طود مار گھر کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمعیلی مذہب

کابانی ہے۔ ڈاکٹر نامہ علی صاحب لکھتے ہیں۔

## مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القدرح کی طرف اور اسکا سبب

اکثر مؤرخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القدرح کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جسکے باپ کا نام ویصان تھا یہ شخص مختلف ادیان و مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا۔ اس نے زمانہ قدیم کی تائید میں "کتاب المیزان" لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسمعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندقہ تھا۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون تھا جس نے اپنے باپ سے اسراء دعوت اسمعیلیہ کی۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا۔ اس لئے یہ "قدرح" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی نے دعوت اسمعیلیہ کے نو مدارج فری میسنری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ اپنے وطن "قوزح العباس" سے ہوا ہوازمین ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا۔ اس حیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور ذرکثیر بھی جمع کیا۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶-۷۷-۷۸ ج ۱)

علامہ محمد فرید وجدی "دائرة المعارف" میں لکھتے ہیں۔

واصبحت فی القرن الثانی الهجری علی وشک الامحلال الاثنتہ  
ظہر رجل مدلس اسمه عبد الله بن میمون من فارس علو امالا و



اقدامافارادان مستخدم الاسماعيليه لاغراضه فادعى انه شيعي  
غیور و هو فی الحقیقة دهری لا یعتقد بشیء واستس بین الاسمعیلیہ  
جميعه سرية واستعمل لذلك من الدهاء والحيل ما لا مذهب عليه  
ورتبها على تسعة رتب لا يرضى احد من رتبة الى ما فوقها

الابا الاستعداد والاهلية - ( دائرة المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/ج ۱ )  
ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسمعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا۔ مگر  
ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس کے ظاہر ہوا۔ جو اذول اور اقدامات  
سے بھرا ہوا تھا اس نے اسمعیلیت کو اپنی مقصد برادی کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ  
وہ فیور شیعہ ہے حالانکہ وہ مالص دهریہ تھا۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے  
اسمعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا۔ جن  
پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس نے اسمعیلی دعوت کے بالترتیب نو مدارج قائم کرکے اس شخص  
نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد اور صلاحیت  
نہ ہو۔ ( ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ناقل )

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ شاعرانہ کے پہلے باب  
میں اسمعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القدر کا ذکر کیا ہے حضرت شاہ  
صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں۔

داین عبداللہ بن میمون قدر شخصے بود ملحد و زندیق و دشمن اسلام منحواست  
بنہجہ دریں دین نمایند، قابونی یافت، اکتوں اور انان دروغن افتاد، بدستور  
عبداللہ بن سبا کا اصل و منشاء تشیع است۔

( تحفہ شاعرانہ ص ۸ - مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور )

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قدر بڑا ملحد اور زندیق۔ دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں قناد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھی چڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبداللہ بن عباس کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے۔

(بدیہ مجیدی، ترجمہ تحفۃ العشر، ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)  
خلاصہ یہ ہے کہ اسمعیلی مذہب کی تعلیم نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جاسکتی اور نہ ان کے بیٹے حضرت اسمعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون القدراسی ہے۔

## ۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسمعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدین کا نسب ائمہ مستورین کے ذریعہ اہل بیت سے ملتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مودعین ان کا نسب میمون قدراسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدین کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی منسوب کی طرف عدم توجہ ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی ایام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں۔ معزز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معزز نے ایک جملہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے، "پھر اسٹس سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے،" اسی طرح

لے اخو محسن محمد بن علی (اتعاظ الخلفاء ۱۵) لے ترجمہ ابن طباطبا (ابن خلکان ۲۵۹)۔



عزیز سے بھی پوچھا گیا۔ لیکن اس نے خاموشی اختیار کی لہٰذا عقد الدولہ (جو یہی نام ہے) سے  
اس کا نسب دریافت کیا عزیز نے اپنے قاضی ابن نعمان کے ذریعے جو اس وقت دعوت کی انجمن کا صدر  
تھا ایک نسب نامہ تیار کرا کے بغداد بھیجا، عقد الدولہ کے قاعدہ کو جس کے ساتھ یہ نسب نامہ بھیجا گیا  
تھا اس نے اثناء سفر میں زبردستی دیا جس سے وہ مر گیا۔ الغرض یہ نسب نامہ بغداد نہ پہنچ سکا۔ اس زمانے  
میں شہر دمشق میں جو خطرہ پڑھا جاتا ہے اس میں ائمہ مستودین کے اسماء کی جگہ ممتحنین یا مستضعفین  
جیسے الفاظ پڑھے جاتے تھے۔ حاکم کے عہد میں ابطال نسب کے لئے بنو عباس نے ایک محضر  
تیار کرایا۔ لیکن فاطمین کی جانب سے کوئی تردید نہ ہوئی۔

زمانہ ظہور کے مشہور اسمعیلی داعیوں میں سے کس نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ  
داعی الدعاة نعمان بن محمد بن محمد بن ۳۶۳ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار۔ کتاب المناقب المتألیف  
افتتاح الدعوة وغیرہ میں ائمہ مستودین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق  
سک کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی۔ قائم منقول اور معز کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے  
کے امام کی لفظ سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے  
ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودہویں جز میں جہاں اسمعیلی کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف آنا لکھا  
ہے کہ ایک فرقہ امام مذکور کے بڑے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا۔ اس  
مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکور کی تالیف کا زمانہ ظہور  
کا زمانہ تھا۔ تحقیق کا کوئی محل نہ تھا۔ پھر بھی اس نے اپنے منظوم تائیدیہ جوازہ میں ائمہ مستودین کے  
معلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعنی من ذکرهم الا احتفاظی بمصون میر ہشت

لے فصل ۱۵ (عزیز کی سیرت اور اس کا انتقال) ۱۵۷ اتعاط الحنفی ۱۵۷  
۱۵۷ اتعاط الحنفی ۱۵۷۔ فصل ۱۶ (بنو فاطمہ کے نسب کو باطل کرنے کے لئے ایک محضر کی تیاری)  
۱۵۷ فہرست مآخذ جو اس کتاب کے آخر میں ہے

۱۵۷ شرح الاخبار ۱۵/۱۴۔ ۱۵۷ الادب جوازہ المختارۃ ۱۴۲۔ ۱۴۳

اسکے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۳۳۴ھ) کے عہد یعنی تقریباً ۳۰ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سر بسطہ رہا تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کب تک یہ مسئلہ معرض خفا میں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس المسائرۃ" جو معز متوفی ۳۶۵ھ کے عہد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کس امام کے بعد امامت میمون القدر اور فلاں فلاں کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القدر مستودع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا۔ امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دُعَا تَقَرَّب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادقؑ کے نام کے بعد کسی امام کا نام نہیں پایا جلتا حالانکہ یہ دُعَا ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے۔

قاضی مذکور کے "مولیٰ" داعی جعفر بن محمد الزین کی تصانیف بھی اس بحث سے معز ہیں اس کی ایک کتاب "الفرافض وعدود الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس سے بھلے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد نہیں رہا۔

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے "تبئید المادی والمستہدی" مصنف داعی حمید الدین ۱۰۰۰/۲ ۲۵۶ھ اسی بنا پر مصنف "مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل" نے لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمعیلی نہیں تھے اس کے یہ حجت پیش کی ہے لو کان اسماعیلیا لذكر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمعیل انی امام عصرہ ولم یکن له داعی الی الاہتمام اما باطننا فلو کونہ معقودہ واما ظاہرنا فموافقہ لطریقہ  
 خلیفہ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام۔ کا دروایتیں بھی پیش کی گئی ہیں (الخارج منہ محمد بن النور مستدرک الوسائل ۲/ ۳۱۳)  
 الفرافض وعدود الدین ص ۱۶-۱۸۔



الکرمحانی اور استاذ الامام . مصنف داعی احمد بن ابراہیم ہیں جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استاذ الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جاسکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے لہٰذا اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں۔

## بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق اور عبد اللہ بن میمون القداح دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب سبب جرحہ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام محمد بن اسماعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبد اللہ بن میمون القداح کی نسل سے جو دعوت اسماعیلیہ کا صدر تھا اور جس سے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ

(۲)  
میسون القداح (کفیل)  
عبد اللہ  
احمد  
حسین  
المہدی

(۱)  
محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق  
عبد اللہ  
احمد  
حسین  
المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمیین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ ائمہ یا یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا۔

نہ فہرست مآخذ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے کہ مقدمہ استاذ الامام صفحہ ۸۹ سے فصل ۶۔ میسون القداح اور محمد بن اسماعیل کا باہمی تعلق۔

## ۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۴۸۷ھ میں آنکھوں میں قاطمی خلیفہ مستنصر بالشرا کی وفات کے بعد ان کی جائیش کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نفق کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جائیش تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد مستعل کو تخت خلافت پر بٹھا دیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین الشافعی کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروا دیا۔

آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد قلعہ الموت میں منتقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابو الحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ ائمہ اسماعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمعیلیوں کو پچھاننے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا۔

اول :- اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وارث کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم :- امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمعیلی روایتیں



آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موسم :- اسمعیلی آغا خان عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئیں۔

(امام ہادی :- ولادت ۴۷۰ھ امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰

(امام مہندی :- ۵۳۰ ۵۵۲

(امام قاہر :- ۵۵۲ ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام ۵۵۷

لیکن یہ فکتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشہ گمنامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح - المتوفی ۵۱۸ھ - کیا بزرگ - المتوفی ۵۳۳ھ

محمد بن کیا بزرگ ۵۵۷ھ

قابل نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمعیلی سے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تحت خلافت پر کیوں ممکن نظر آتے ہیں۔ اسمعیلی نزاری امام اگر واقعہً موجود تھے تو ان کو مین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہا دم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمعیلی عوام بے چارے "اثر" کے نام سے بہلائے

گئے ہیں در نہ ان کی (اسمعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوئی ستر سال تک

حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی، لیکن جب محمد

بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے "حسن علی ذکرہ السلام"

کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور

اپنا نسب نامہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں -

جہاں تک الموت کی اسمعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے ہمارے پاس کوئی مٹھوس اسمعیلی  
ماخذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی ماخذ ہیں سب غیر اسمعیلی اور اسمعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے  
ہیں عطا ملک جوینی جس کا کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین ماخذ ہے اس کے تعصب کا یہ  
عالم کہ اسمعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت  
کے اسمعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جو سب سے شیر لانے سے کم نہیں  
جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے  
متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن  
محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام  
سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جو کی پیش گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے  
مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا  
فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن منہ حکومت  
پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد  
میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں -

(تاریخ ائمہ اسمعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۷)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمعیلی ماخذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے  
بیانات کو مبني بر تعصب قرار دیتے ہیں - سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح ماخذ ہی نہیں  
تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعہ امام نزار کی  
اولاد سے تھا اور یہ کہ اس نے جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا - محض اس کے کہہ دینے  
سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے  
عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت



۲۴  
 میں ترمیم و تفسیح کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم  
 سے بھی بالاتر ہے۔۔۔۔۔ ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو دیکھتے اور دوسری  
 طرف یہ دیکھتے کہ آپ نے ایسے مجہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے  
 میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ سہائے پاس کوئی صحیح مأخذ موجود نہیں ہے۔

۲۵  
 میں انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لیکر سے ہٹنے کا  
 سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلطی بھی لگ  
 سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کالڑ کا ہندو، سکھ کا لڑکا سکھ، فارسی کا فلاسی، یہودی  
 کا یہودی اور عیسائی ہوتا ہے (الامام شام الشر) انہیں اپنے باپ دادا کی لائن سے  
 ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسمعیلی بھائیوں کے سامنے  
 خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لائن سے ہٹنے پر آمادہ  
 نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل و شعور اس پر ضرور غور کر لینا چاہئے کہ جس چیز پر وہ اپنے  
 دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں؟

۶  
 آغاخانوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغاخان کے مادری  
 حسب و نسب میں زیادہ دلچسپی اور عبرت آموز باتیں ہیں ان کو یہاں  
 ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گرا نا نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے  
 ” آغاخانوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکریہ “

۷۔ آغاخانوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسمعیلی ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمعیل عقائد میں "حاضر امام" کو مجبوراً کافر تسلیم کیا گیا ہے، آغا خانی حضرات اللہ تعالیٰ کے بجائے "حاضر امام" کی عبادت کرتے ہیں۔ آغا خان سوم کہتے ہیں۔

"میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے مجھے خراج ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے۔"

(ایوریوٹنگ گائیڈ - از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ اسمعیل الیورکین پکٹان پراچی

## ۸۔ آغا خانیوں کے بارے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت۔

بہت سے مسلمان، آغا خانیوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغا خانیوں

کو بھی مسلمانوں کا فرقہ تصور کرتے ہیں اور خود آغا خانی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بخود بھولے بھالے آغا خانیوں کی اطلاع کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغا خانی عموماً اسلام کی ضد ہیں اور جو شخص آغا خانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق ہے۔ آغا خانیوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغا خانی مسلمان نہیں بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے۔

ذرا انصاف فرمائیے کہ۔

۱۔ جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلمہ میں یہ داخل ہو۔  
(شہد ان علی اللہ) (میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسمعیل عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ میں حلول کر گیا تھا اس لئے



حضرت علیؓ خود خدا تھے اور حضرت علیؓ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمعیلؑ ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ۔

حاضر امام بعینہ علیؓ ہے اور  
علیؓ بعینہ اللہ ہے ، لہذا  
حاضر امام بعینہ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمعیل فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں اسی کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں اسی سے دعائیں کرتے ہیں اسی کو حی و قیوم مانتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے لیکن آغا خانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمعیل سابع النقطۃ ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلے تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغا خانیوں کے نزدیک ساتویں امام محمد بن اسمعیل بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی ۔

( تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب ”تاریخ فاطمین مصر“ حصہ دوم فصل ۲۵ )

مزید ”ہمارے اسمعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ (فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندیق ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتے ہیں ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزا قادیانی مرزا احمد غیر شرعی نبی مانتے ہیں تو وہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغا خانیوں نے امام محمد بن اسمعیل کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر و خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۳۔ آغاخانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاضر امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغاخانوں کے امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ۱۵۵۰ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے "نور مبین" ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ ۱ اور تاریخ فاطمین مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۶ - ۱۷۸

۴۔ اسمعیلی فرقہ قیامت اور شریعت کے بحال نہ ہونے کا بھی قائل نہیں۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے

جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ

جب خدا کے قرب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے

اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت

کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ

توسل کرتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے مراسم اٹھالیا ہے۔

"آٹا محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لے لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو حجت شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کلام علیہ کی توہین" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔



تایید مل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قید ہم ہے۔ جاودانی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت و دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت سے ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں رہنا چاہیے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی پابندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھالی جاتی ہیں۔

(الموت میں اسمعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکریا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمعیلیوں کو جمع کیا، اور امامت و سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیام میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں "عید القیام" کے طور پر مشہور ہوا۔ (نور مبین صفحہ ۲۹۹ - ۴۰۰)

گویا اسمعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و شر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہوں کیا وہ آغا خانیوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگانہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے

(۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغاخان ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے، جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے، لیکن آغاخان قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغاخان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ ”کلام امام مبین“ کے نام سے شائع کیا ہے اس کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے۔ (کلام مبین، صفحہ ۹۰۔ فرمان ۳۸) یکے کے بعد دوسرے اس حدیث پر آ رہے ہیں جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو ریت“ انجیل زبور اور فرقان۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ دفعہ پر نازل ہوئی تھیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے آگے کے الفاظ بتیجھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصہ دکھلائیں گے۔ (کلام امام مبین، صفحہ ۹۶) آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گنان کو سات سو سال ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام مبین حضرت علی نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں



پہنچانے کی وحیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی دلی برابر خیر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس پائے ہیں جس کے بائے میں پیر صدر الدین نے گنانہ میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام حسین صفحہ ۶۴۔ فرمان ۲۰) آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام ہنری دے سکتے ہیں۔ اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام حسین صفحہ ۲۹۳۔ فرمان ۵۳۰)

(مطبوعہ اسماعیلیہ ایجوکیشن برائے انڈیا بمبئی)

آغا خانوں کے کفر یہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں اپنی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغا خانوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغا خانوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر و ارتداد اور زندقہ والحاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغا خانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھٹی قطعی و یقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

5

( نوٹ - فلاح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ )

امام ابو محمد علی بن احمد بن حزم الطاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہا والنحل میں عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں۔

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه أو ان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه أو ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة



بكل هذا على كل أحد ( فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والایہود والنحل حافظ ابن حزم ص ۲۴ ج ۳ )

ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کس کے جسم میں ملول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے باوجود آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے ۔

دوسری جگہ امامیہ عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں ۔

قال ابو محمد وكل هذا كفر صريح لا خفاء به فبذه مذاهب الامامية وهي المتوسطة في القلو من فرق الشيعة واما النالية من الشيعة فهم قسمان قسم اوجببت النبوة بعد النبي صلى الله عليه وسلم انبياء والقسم الثاني ارجبوا الالهية لغير الله عز وجل فلعنوا بالنصارى واليهود وكفروا اشنع الكفر ( فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والایہود والنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴ )

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا ( پوشیدگی ) نہیں یہ امامی کے مذاہب

میں جو علوم میں متوسط ہیں ، وہ شیعوں کے غالی فرقتے ، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی ۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے زمرے میں شامل ہو گئے اور بدترین کفر کے مرتکب ہوئے ۔

امام ابو منصور عبد القادر بن طاہر البغدادی ( المتوفی ۴۲۹ھ ) الفرق میں لکھتے ہیں ۔

قال عبد القادر : الذي يصبغ عندي من دين الباطنية انهم دهرية زنادقة يقولون بدم العالم ويشكرون الرسل والشرايع ، كلها ملها الى استباحة كل ما يحيل اليه الطبع .

( فوٹو، کتاب ، الفرق بین الفرق - ص ۱۷۷ )

ترجمہ :- باطنیہ ( اسماعیلیہ ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک محبت ہوئی وہ یہ

ہے کہ یہ لوگ دہرے ہیں زندیق ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں ، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں ۔

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)  
تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں -

و نیز معلوم کہ کفر و حکم استہدائے غلط اختلافات منطبق است بر مال غنایہ و کیا نہ و سماعیہ

(فوطی، تحفہ اثنا عشریہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ :- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانیہ اور اسماعیلیوں پر بغیر کسی  
اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے -

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

[تنبیہ] یعلم بما من حکم الذی یؤثر فی التیامۃ فانہم فی البلاد الشامیۃ ینظرون الإسلام والصوم والصلاۃ مع أنهم  
یعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الأکویہ تغیر فی شخص بعد شخص ویعتقدون الحشر والصوم  
والصلاۃ والحج، ویقولون المسیح یمشی فی الناس والمراد ویستکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات غلطیۃ  
وللعلامة المحقق عبد الرحمن الحمادی فیہم فتویہ ہمارا " و ذکر فیہا أنهم ینتحلون عقائد النصیریۃ والإسماعیلیۃ  
الذین یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا یعمل إقرارہم  
فی ديار الإسلام بجزیۃ ولا غیرہا، ولا تحل منکحہم ولا ذبايحہم، وفيہم فتوی فی الخیرۃ أيضا فراجعہا.

مطلب حجتہ من لا قبل تو بہ

والحاصل أنهم یصلق علیہم اسم الترتیق والمناقض والمملعہ ولا یحق أن إقرارہم بالشہادین مع هذا الاعتقاد  
المحیث لا یجہلہم فی حکم المرتد لعدم التصدیق، ولا یصح إسلام أحدہم ظاہرا إلا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف  
دین الإسلام لأنہم یدعون الإسلام ویقرون بالشہادین وبعد الظفر بہم لا قبل تو بہم أصلا.

فوطی - کتاب رد المحتار، شامی - ص ۲۴۴ ج ۴ - طبع کتبستان

ترجمہ :- یہیں سے درذلیوں اور تیامنہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا  
اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب  
اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے - یہ لوگ حشر اور  
نماز، روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنی مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں - ان کے بارے میں علامہ محقق عبد الرحمن حمادی کا  
ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسماعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامط اور



باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحب مواقف نے کیا ہے اور مذاہب اربعہ کے علمائے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں ٹہرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیساتھ اور نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ نیز ان کے بارے میں فتادی خیر یہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔ حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا ہے اور محقق نہیں کہ ان غیث عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا کیونکہ تصدیق منقود ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دین اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تورہ دعویٰ کرتے ہیں اور شہادتوں کا بھی اتنا کرتے ہیں (لہذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے نیز اسی کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد شرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغا خاں جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔ اور ان کے کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نماز اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جازم ہے نہ مقابلہ مسلمین میں دفتن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سامعہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

وَاللّٰهُمَّ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَآخِرًا

محمد یوسف کدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

## الْإِسْتِغْنَاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسماعیلی (آغا خان) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

① کلمہ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ اللّٰهُ -

② اہام :- یہ لوگ آغا خان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان مانتے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

③ شریعت :- ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغا خان کو قرآن ناطق کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں ”اللّٰهُ“ کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغا خان) ہے

④ نماز پنجگانہ کے منکوحیات :- ان کے بجائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

⑤ مسجد :- مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

⑥ زکوٰۃ :- شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال و اجبات اور ”دشوند“ کے نام سے آغا خان کے نام پر دیتے ہیں۔



④ روزہ ۱۔ رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

⑤ حج ۱۔ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

⑥ سلام ۱۔ السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام "یا علی مدد" ہے

⑦ جواب سلام ۱۔ وعلیکم السلام کے بجائے "یا علی مدد" کے جواب میں وہ مولانا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ① ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ

فرد مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے؟

② ان پر نماز جنازہ جائز ہے؟

③ مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے؟

④ ان کے ساتھ نماز جائز ہے؟

⑤ ان کا ذبیحہ حلال ہے؟

⑥ کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے؟ اللہ جواب صادر فرما کر

مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجزکم علی اللہ

المستفتی: قاضی غلیل الرحمن چترالی، دارالعلوم سرحد پشاور

# مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہم کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

فرقہ آغا خانی جن عقائد و نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد و نظریات کی بنیاد پر ان کا شرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اسلامی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ و اشہد ان امیر المؤمنین علی اللہ" یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین علی اللہ ہیں۔

۲۔ آغا خانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔

۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؑ کی بیوی قرار دیتا ہے۔

۴۔ اسلامی سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور

اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولا علی مدد" دیتے ہیں۔

۵۔ اسمعیلیہ تعلیمات کا بانی ۱۹۶۸ء شائع کردہ :- اسمعیلیہ الیوسی ایشن پاکستان (کراچی) کے حوالہ گینان

برہم پکاش از پیر شمس الدین - مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷ - مطبوعہ - اسمعیلیہ الیوسی ایشن برائے ہند بمبئی

۶۔ حوالہ - گینان موسس حیات منی، از سید امام شاہ، مقدس گینان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۳۴ - مطبوعہ، اسمعیلیہ

الیوسی ایشن - برائے انڈیا بمبئی کے حوالہ - سبق ۷۷ صفحہ ۷۷ "شکستن مالا" درسی کتاب، ناٹ

اسکولز مطبوعہ ایضاً -



۵۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے

باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵ھ

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کر نیوالا پروردگار مولیٰ "امام حاضر"

کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے ۶ھ

۷۔ امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور

جو ہوتے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے کہ

۸۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے

امام کے بجائے وہ صرف کس کو امام تسلیم کرنا شرک ہے ۷ھ

۹۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتا

وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف

حضرت علی اور ان کی نسل سے ہوتے تھے انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے

وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء

اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں ۸ھ

۱۰ھ حوالہ: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۲، ص ۶۲ سے حوالہ: تعارفی صفحہ نمبر ۲

شاکشن مالا لا درسی کتاب برائے ریلمجسٹریٹ اسکول۔ پبلیشر۔ شجاعیلم اسماعیلیہ السیولیشن برائے انڈیا بمبئی۔

۱۱ھ حوالہ: "مارگ ڈشیکا" حصہ ۲ صفحہ ۸۱۔ درسی کتاب برائے ریلمجسٹریٹ اسکول۔ مطبوعہ اسماعیلیہ

ایسولیشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۱۲ھ "ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام" ص ۹۹۔ اس کا اصل عبارت ہے

"الشک فی المحدود لا فی المعبود" یعنی حدود دین شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے

اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگار دن کو قہر کیا جاتا ہے (تو حدود کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے مطلب

یہی ہو رہا ہے بندہ نے فتویٰ میں تحریر کیا) ملاحظہ ہو۔ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۹ ص ۳۔

۱۳ھ حوالہ۔ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱ ص ۱۔

۱۰۔ پیر شاہ یعنی امام حاضران کے گناہ بخش دیتے ہیں تھے

۱۱۔ قرآن مجید کے چالیس سپاے ہیں آخری دس سپاے علی گھر واپس لے گئے۔

موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے تھے

۱۲۔ قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے "گنان" ہے اور

اس پر عمل کرنا چاہیئے تھے

۱۳۔ امام حاضر کا فرمان اللہ کے کلام کے برابر ہے تھے

۱۴۔ امام حاضر میں اللہ کا نور حلول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغاخان اس کو سجدہ کرتے تھے

۱۵۔ حضرت علی اللہ کا آدم ہے تھے

۱۶۔ جو لوگ علی کو دل سے اللہ مانیں گے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اور نزع علی "چوہا کائنات کا خالق مطلق ہے تھے

۱۷۔ نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو اس کا ان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں تھے

بلکہ نماز کی جگہ آغاخان پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت گا "جماعت خانہ" میں جا کر دعا کریں

اور زکوٰۃ کی جگہ "دشوند" یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دعائے ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر

کا دیدار ہے تھے

کا دیدار ہے تھے

تھے حوالہ: سبق نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۲، ٹیکسٹ مالا۔ کے جی، ایضاً تھے کلام امام مبین۔ حوالہ: صفحہ ۶۴ فرمان ۲۰

مجموع مقدس گنان صفحہ ۹۵، ہمارا اسماعیل مذہب، مقدمہ۔ تھے فرمان نمبر ۳۱۔ صفحہ نمبر ۸۱ حصہ نمبر ۱ کلام امام

مبین آغاخان ۱۱۱ کے فرامین کا مجموعہ۔ مطبوعہ۔ اسماعیل الیوسی ایشن، برائے انڈیا۔ تھے کلام الہی اور فرمان امام صفحہ ۶۲

از عالیجاہ سلطان ۷ م، نور محمد، مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشن برائے نائزانیہ۔ تھے حوالہ سبق ۱۷ صفحہ ۱۲ ٹیکسٹ مالا ۱۱۱

در کتاب برائے ولجش نانٹ اسکول۔ مطبوعہ۔ اسماعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ تھے حوالہ گنان مومن چیتا منی

ازید امام شاہ، مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۱۰۶۔ مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ تھے حوالہ، گنان مومن چیتا منی ازید

امام شاہ، مقدس گیناؤں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً تھے ہمارا اسماعیل مذہب داس کا نظام صفحہ ۱۳۲ تھے خزینہ جواہر صفحہ ۱۱۳

مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشن پاکستان کراچی تھے بلجش (مذہب کی پیش) جماعت خانہ بریٹو، ڈاکراچی ۲، ک طرف سے شاخ کردہ

آغاخان مذہب، اہل کاسخام، اشتہار۔



۱۸ — ہوا لھی الفتوح کی عمل تصویر امام حاضر ہیں تھے

۱۹ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر نیوالا دانا دشمن ہے

۲۰ — خواجه ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت پر دیکھا ہے

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور دینی کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں۔

ترجمہ :- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد بعد لکھتے ہیں کہ ”یہ ہیں سے دروزیوں اور تیار نیوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ تناسخ ارفاح (یعنی آوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اعماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ ”ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاویٰ خیر یہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتویٰ مذکور ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المحتار ج ۳ ص ۳۲۶ مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہے۔

تھ کلام امام مبین، فرامین امام سوم، حصہ اول ص ۵

لکھ گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰

۶۲۵ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲ و ص ۶۳

ترجمہ ۲۔ ان روافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مندرجہ ذیل ہوں۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔ روحیں جسمانی ڈھلپٹے بدل کر دنیا میں پھرتے روپ میں آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانے کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیری ص ۲۶۴ ج ۲) (مطبوعہ ماہدیہ کوئٹہ)

اس کے علاوہ دورِ حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیاں اہل سنت والجماعت نے بھی آغا خانی فرقہ کا کافر و مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریریں فتویٰ صادر فرمائی ہیں۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحکم الحقانی فی تہذیب الاغاخانی، ایک مفصل فتویٰ اس کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان ”تکفیر کے اصول اور آغا خانی فرقہ کا حکم“، ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت الرحمن صاحب نے حلول الہیہ اور قرآن مجید کی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کرنا جائز قرار دیا۔ (کفایت المفتی ج ۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری نے ”اکفار المحدثین“ کے اندر تحریر فرماتے ہیں۔ اسمعیلی فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (احکام القرآن ص ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار المحدثین ص ۳۷)

نیز دارالعلوم دیوبند، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، جامعۃ العلوم اسلامیہ



بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان  
جامعہ قاسم العلوم ملتان، جامعہ مدنیہ لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم حقانیہ  
اکوڑہ خٹک، دارالعلوم سرحد، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور  
و معروف درس گاہ جامعہ ازہر اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبد العزیز بن باز  
کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغا خانی فرقہ کافر اور دائرہ اسلام  
سے خارج ہے۔

لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا سامنا کرنا، ان کے ساتھ رشتے نہ بنانا،  
ان کا جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔  
فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ  
علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۷ (پاکستان)

للمفتی ولی حسین  
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ  
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۷

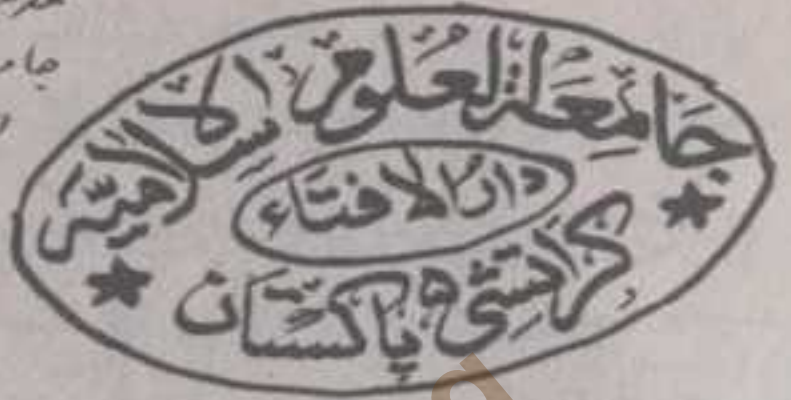
مولانا حبیب الرحمن صاحب  
قاری عبد الحق صاحب  
مولانا مفتی عبد القیوم صاحب  
حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

دارالسلام دار جامعۃ العلوم اسلام  
حضرت مولانا محمد صاحب  
حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

المجواب :- اسمعیلی فرقہ جس کا رہبر آغاخان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے ۔

محمد رفیع  
جامعہ العلوم  
۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء  
مفتاح اللہ عقی عذ

عبدالحلیم غفرلہ



آغاخانی فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں آغاخانی حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے، قرآن، حج نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں، واللہ اعلم، محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک ان سے بڑھ کر کافروں کے زمین میں ملنا مشکل ہے۔ محمد انور بدخشانی

آغاخانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں، محمد ولی

حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب

حضرت مولانا مفتی عبدالمان صاحب

حضرت مولانا خالد محمود صاحب

حضرت مولانا نعیم صاحب

حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب

حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا

حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب



## حامد (و مصليا و مسلما)

اما بعد میں نے اسماعیلی فرقہ کے بارے میں استفاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب  
زید مجدہ کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ  
حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیروکار حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض ائمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت ابوہیت،  
قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے  
ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ  
کتاب سمجھتے ہیں اور مخفی مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں  
سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ  
اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفر یہ لوگ کم کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام  
سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی  
رو سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے  
ان کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرات جائز نہیں ہیں ان کا ذبیحہ مسلمانوں  
کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز خازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے  
ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(انکار الملحدین)

کتبہ بندہ محمد عبد السلام ملوی  
اسلام آبادی عفا اللہ عنہ

محمد ادریس

الجواب صحیح دارالافتاء جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

التبایع  
صباح امین  
مدیر عام

احمد الرحمن عثمینی  
مستعمل جامعہ العلوم اسلامیہ کراچی

# حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

۲ غاغانی مرتد اور زندیق ہیں۔ آغاغانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پیچھے کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے وہاں کے علماء اور صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بائیسے میں موثر اقدامات کریں جو عام پیمانہ لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغاغانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، ممبر و غیر بننا ناجائز اور حرام ہے۔

فقط واللہ اعلم

امام مہدی  
رحمہ اللہ





# دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فتوحیٰ نہا میں ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ سے لئے گئے ہیں۔ واقعاً بقول مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسماعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور بعض جگہ ”ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام“ تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی علم حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصل نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور نظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ ”تاریخ فاطمین مصر“ کے مؤلف اور دیوان ابن صفی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ ”اکادمی آف اسلامک اسٹڈیز“ کے رکن رکن ہیں۔

آپ اپنی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں خود اصلاً نہ اسماعیلی ہوں نہ سات پشتوں سے“

میرے گھرانے میں اسماعیلی مذہب کا سرمایہ راز سربست کی طرح سینہ بیدہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے۔  
 صفحہ ۵ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے یہاں کی  
 مستند اور معتبر خاص کر زمانہ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ  
 ذمہ داری لکھنے والوں کے سر پہ۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعہ لمولانا الامام  
 المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعہ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے  
 چوتھے امام کی زبان مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقل محض  
 سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذات اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار  
 پاسکتا۔ اب ان کے مزید تحقیق کی ضرورت نہیں“۔ صفحہ ۱۲ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ  
 جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے مضمون کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور  
 مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود ان پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام  
 پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب  
 سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب کا کام نہ لینا چاہیے۔ صفحہ ۷ بعنوان مقدمہ  
 یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے  
 تمام پہلوں پر روشنی ڈال گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے  
 متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر کے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے  
 لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا  
 ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے  
 کہ وہ اصل کے مطابق ہو گویا اگر نے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا  
 پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان  
 حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر



اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیلی بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص ۱۱ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے نوٹواسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیلی مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات و اوینے " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے ترجمے بھی (نوٹ) کے عنوان سے و اوین " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا قوسین ( ) کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا

فقرہ پر " از اصغر علی لکھا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔

○ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں و اوین

عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا

بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں

و اوین لگائی ہیں۔

ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل (نوٹ) لکھا ہے وہاں بھی از اسفہر علی لکھ دیا ہے  
 ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمعیل ہونے کی وجہ سے جہاں ہمارے امام، ہمارے  
 مذہب، ہمارے عقائد، ہمارے پیشوا، ہماری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے  
 اسماعیل امام، اسماعیل مذہب، اسماعیل عقائد، اسماعیل پیشوا، اسماعیل کتابوں  
 وغیرہ لکھ دیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان  
 عبارت بھی ہے۔

”اجمال تبصرہ“ ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب مشترک تبصرہ ہے۔  
 جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴

۴۶-۵۲۔  
 تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں شکل لفظ کے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھ دیا ہے  
 آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دوہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں  
 تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حردہ اسفہر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ○ الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّدَقُ وَالصَّوَابُ ○

اسماعیلی یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اولاً ہم ان کی قدیم و جدید مقبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص اُن کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں اُن کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفادہ ہذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وبالله التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم و جدید پیشواؤں کے نام پر بے القاب و اَداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور شائستگی کے ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں۔ اسماعیلی دور العلوم کراچی۔

”عقل اول یا عقل عاشر یا امام زمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا“  
(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف و نعوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا

عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصُورُ میں ”اللہ“ سے مراد عقل اول یا

امام الزمان ہیں (اسماعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تفسیر لا اِمام الا امام الزمان ہے (تاویل الشریعہ من کلام الامام مولانا معز ص ۱۷) بخوارزمی

”شہد الله انه لا اله الا هو“ میں ”اللہ“ سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے  
”سُبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ له ملك  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَحْيَى وَيَمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، هو الاول و

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔ هو الذي خلق  
 السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في  
 الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم  
 اينما كنتم والله بما تعملون بصير له ملك السموات والارض والى الله  
 ترجع الامور "۔ یہ آیات عقلِ اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الورد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل ندیب  
 اور اس کا نظام ص ۲۶)

"واذ قال ربك للملائكة "میں رب" سے مقصود "امام مستقر" ہے۔

(قصہ آدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیل ندیب اور اس کا نظام ص ۲۶)

۲۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) "یہ کلام حضرت  
 علی سے منسوب کیا گیا ہے۔ "انا وجه الله وانا يد الله الباسطة على  
 الارض انا جنب الله الذي يقول فيه القائلون واخرتاه على ما فرطت في  
 جنب الله۔ انا الاول والآخر وانا الظاهر والباطن وانا بكل شئ عليم  
 وانا الذي رفعت سماءها وانا الذي دحوت ارضها وانا الذي ابنت  
 اشجارها وانا الذي اجریت انهارها "معاصم الہدیٰ از احمد حمید الدین کرانی  
 المجاہد المستنصریہ۔" بحوالہ ہمارا اسماعیل ندیب اور اس کا نظام ص ۲۶  
 قال مولانا علی انا نقلت لادم ونوح وموسى وعيسى وانا نبات  
 النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیفہ از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سرادق ۲ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسماعیل ندیب اور اس کا نظام ص ۲۶

۳۔ عالم الغیب والشہادۃ سے مراد | عالم الغیب والشہادۃ سے مراد (امام)  
 قائم القیامۃ ہیں۔ قائم القیامۃ میں جو قیامت کے روز سب سے

حساب لیں گے۔ (تہذیب الزکوۃ از سیدنا جعفر بن منصور العین ص ۱۶۴) کتاب الافکار از

ابو یعقوب سجستانی ص ۱۲۴)



ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لینے کے بعد (اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

”وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ“ میں ”علیم سے مقصود ”قائم القیامۃ“ ہیں۔  
(راۃ العقل فی آخر الشرع الرابع عشر من السور السابغ)

وقوله ”اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا“ اشارۃ ال القائم الذی ہوا یقیم عن اللہ ثم ابتداء فقال ”واعبدوا اللہ ولا تشركوا به شیئا“ اشارۃ ال الامام علیہ السلام لانہ ہوا اللہ الباری البر یا تبارک عن ان ینکون لہ شیبہ وشریک لکنہ ہوا القائم عن اللہ وداعی الخلق ال عبادۃ۔

ترجمہ ۱۔ ”تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؑ کی طرف کیونکہ وہی اللہ میں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شریک یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تأویل سورۃ النساء جعفر بن منصور علیہ السلام) (بحوالہ بہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۸، ۲۹)

۴۔ اسماء علییوں کا ہر ایک امام ”عالم الغیب والشہادۃ“ ہوتا ہے | ”توہ ما یکون من نبوی ثلثۃ الا هو رابعہم“ — فاعلم ان هذه الازعاف واقعة علی کل ایام لانہ عالم باکان وما یکون لقول مولانا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیخہ استحوانا فی مغابنا کما استحوون منا فی محضرنا فاننا نعلم سیرکم ونجواکم۔ واللہ ما یدخل الداخل منکم علینا الا ونعرفہ، اھو مومن صادق ام منافق کاذب۔ (الشموس الزاھرۃ از قائم بن ابراہیم ص ۱۲) (بحوالہ بہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹)

۵۔ اسماعیل تفسیر قرآن کا نمونہ | ”سئل الصادق عن صفۃ الرّب فقال خمس کلمات: ۱۔ اللہ احد، ۲۔ محمد الصمد، ۳۔ فاطمہ لم تلد الحسن، ۴۔ ولم یولد

الحسین . ولم یکن لامیر المؤمنین علی بن ابی طالب کقواء احد .  
 وقول الصادق هذا الاشارة الى الوهیتهم فاما النواصیت فهي مولودۃ  
 ترجمہ :- مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے ؟ آپ نے فرمایا  
 پانچ کلمے ہیں " اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ  
 حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہمسر ہے " امام  
 صادق کا یہ جواب ان حضرات کے " خدا ہونے " کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواصیت  
 سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں ( الشموس الزاهرة از حاتم بن ابراہیم )

( بحوالہ بہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶ )

۶۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام  
 مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف  
 بہر روپ بھرتے رہتے ہیں ۔  
 " وانما یظهر اللہ  
 نفسه فی سبعین ہیکلاً  
 وهو معنی قوله تعالیٰ هل  
 یظرون الا ان یابیتہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکة " و اجل  
 ہیا کلہ یعنی الیوت الرسل والائمة والاہام اجل ہیا کلہم والرسل  
 والائمة ہم المحجب باللہ محتجب بہم ، واول حجاب الحجب بہ الباری تعالیٰ  
 صواخر ما یظهر لا ولیائہ وهو معنی قوله هو الاول والاخر وظهر الصادق  
 فی صورة کالقمر وظهر فی صورة فاطمة و فی صورة محمد ثم التفت  
 عن یمینہ فی صورة الحسن وعن یسارہ فی صورة الحسین ورجع الی صورۃ  
 وقال هذا کلہ واحد بلسان واحد ینطق ویصور کیف یشاء بقدرۃ  
 رب العلمین وظهر فی صورة الانزعیۃ ورجع الی صورۃ لجابر بن عبد اللہ  
 الانصاری قال یا جابر ایتحتم عقلک هذا ؟ ہذا قمیصتی وملا لیبی  
 فی کل وقت وزمان ۔ ( زہر المعانی ص ۲۵-۵۴ )



ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو سترھیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے  
یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ "کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا  
چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آجود ہو" سب سے بڑی ہیکل  
(یعنی شکل) یعنی "بیوت" انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ہیکل یعنی شکل جس  
میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں  
وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا وہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں  
اس کے اولیاء کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہیں معنی اس قول ہوا الاول والاخر کے۔ امام جعفر  
صادق ایک صورت میں چاند سی تھی۔ ظاہر ہوئے اور آپ حضرت رفا ظمہ کی صورت میں ظاہر  
ہوئے اور محمد کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسن کی صورت  
میں اور بائیں طرف حسین کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصلی صورت اختیار کر لی اور فرمایا  
"یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور رب العالمین کی قدرت  
سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں"۔

پھر آپ صورت ازعہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبد اللہ انصاری  
کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصلی شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا  
اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر جگہ میں میری تمہیں اور  
لباس ہیں۔ (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۹)

اسمعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ :- "یا محمد اہ، یا محمد اہ  
یا محمد اہ انی استجیر بک فاجر فی وانی استعین بک فاعنی وانی اتوکل  
علیک فلا تمخذ لنی وانی اتوسل بک الی عاشر العقول وبک وبہ الی جمع  
العقول الابداعیۃ وبک وبہم الی من جلت قدرتہ وعظمت مشیتہ ان  
یصلی علیک وعلیہم اجمعین :-

ترجمہ ۱۔ اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تمہارا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل عاشر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے وسیلے سے تمام عقول ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے (اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ تجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص ۱۲۴)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۶)

۸۔ اسماعیلیوں کی مشرکین عرب کی دعاؤں سے "بسم اللہ وبسم رسول اللہ وبسم ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان عقیقہ" امیر المومنین علی بن ابی طالب

وبسم مولانا فاطمۃ الزہراء وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم امیر المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص ۹۷) (بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۷)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک "اسماعیلی دعوت کی کتابوں نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ماننے والے مشرک ہیں" میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا ہے کہ "الشُرک فی الحدود لا فی المعبود"

یعنی حدود دین کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۴۹) (نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں کسی کو شریک و سہیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ (ان کے) (امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم کرنے والے مشرک ہیں)۔ (صغریٰ)

۱۰۔ مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ ۱۔ ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا۔ کتاب الکشف ص ۳۱ (بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۹)



مذہب ناموید اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود و شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جاسکتے، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں۔ شنیہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شریک ہے اب صرف عبدة الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء و مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جاسکے۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہونا چاہیئے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وصی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وصی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے۔

خرنی و ملک ذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاحکام ۶۲) ہمارا اسمعیل مذہب ۵۹

”لئن اشرکت لیحبط عملک“ کی تفسیر (اسماعیلیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اے رسول! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب تفسیر ص ۵۰

”۱۔ (اسماعیلیوں کے ہاں) حضرت آدم اور ان کی حقیقت اہل ہائے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستودع تحوم بن نخلات ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہزید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سر اثر النطق از جعفر بن منصور الہمن ص ۲۹ اور ص ۶۳ حضرت آدم کے قصے کی تاویل بھی ملاحظہ فرمائیے)۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی عطا سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر کھلم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تمہید شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹھی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اسْمِعُوا لآدَمَ هُجْدًا وَٱلَا ٱبْلِيسَ** میں در رب سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملئکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطن جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامہ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آ گئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے۔ اس جرم کے سرزد ہوتے

ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کئے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کے لئے آدم نے اپنے وصی بایل کو مقرر کیا۔ دور میں ظاہری شریعت کا معلم تاق یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اس کا وصی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (سرائر النطقاً از سید جعفر بن منصور السمن ص ۲۹، ۶۴)

(بحوالہ سارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کا قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بدر تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از اصغر علی



۱۱۔ آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور ”حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ“ آپ کے وصی بابیل ہوئے۔ بابیل

نے دعوت یاطن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے ائمہ ہوئے ہیں تاکہ نہ ناطق ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے قائم کیا آپ کے وصی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول) حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحق کو ظاہری شریعت کے لئے اور حضرت اسمعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم کہ یہی تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولانا ادریس آپ کے وصی مولانا ہارون تھے آپ کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت علی کا دور شروع ہوا جن کے مقیم مولانا خزیمہ اور وصی شمعون با صفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول) آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابوطالب اور وصی مولانا علی تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسمعیل کا دور شروع ہوا جو دور روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب اتبسیار اس وجہ سے نطقاً کہے جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت وضع کی چنانچہ مولانا محمد بن اسمعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از ابتدائے قصہ آدم اور باخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲) کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

النطقاً هم الذين ينطقون بالانزيل والشرائع فهم آدم و  
 نوح وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد وهو احمد ومحمد  
 المهدي الناطق السابع فهم بيوت وحى الله ..  
 (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۸، ۵۹)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے

سیدنا قاضی نعمان اور باب الابواب سیدنا حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے رد و پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الہیمن ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات و انجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا۔ رسول خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے وحی کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے شیخین کا جمع کیا ہوا نسخہ جلا ڈالا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی رسول اللہ، معاصم الہدیٰ از سیدنا حمید الدین کرمانی ص ۱۰۴، سرائر النطقاء ص ۱۰۴)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۸ بعنوان مقدمہ)

۱۳ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق، مالک، رزاق وغیرہ مجازی ہیں اسمعیلی فقط نظر حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں۔ اور اعتقاد کے لحاظ



سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے ہونے)

نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے  
عالم جسمانی میں ان اوصاف و نعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس  
عالم میں عقل اول کے مقابل میں یہاں تک کہ " اللہ " کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ

معلوم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا  
غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں  
کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے " (باری تعالیٰ سے صفات سلب کر کے

اور وہی کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے) (حوالہ کیٹے ملاحظہ

ہو، کنز الورد از سیدنا ابراہیم بن الحسین الحامدی ص ۴۵۶، ۴۵۷ فصل بعنوان، عقل

اول یا عقل عاشق یا امام الزمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا) اسماعیلی مذہب

" مولانا محمد باقر سے روایت کیا جاتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ " عالم " ہے لیکن

اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بناتا ہے نہ اس معنی  
سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحة العقل) اسماعیلی مذہب

۱۳۔ اسماعیلیوں کے ہاں " اسماعیلی عقائد کے اعتبار سے تمام موجودات کی

عقل اول کا مقام و مرتبہ علت اولیٰ اور محرک اولیٰ " موجود اول " ہے جس کا نام

" عقل اول " ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی

ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں ۱۔ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** (اسماعیلی شریعت

کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔) (فلاسفہ یونان کی تقلید

کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات

میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اول ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہوتا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، از اصغر علی) بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲

(نوٹ) حکمایونان بھی بقول "لا یصید رعن الواحد الا الواحد" موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لا مذہب دماغ کی ایجاد ہے) (بحوالہ حاشیہ سہارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور) المنبعث الاول، الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الاحام (المخالص) فجمع الله تعالیٰ المراتب الثلاثۃ فی آیتہ واحدة ونبھا الی الاول فقال هو الله الخالق البارئ المصور الخ لا اله الا هو الخ ای لا المراتب الثلاثۃ التي دون ذلك (راحة العقل المشع السادس من السور السابح) بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب ص ۲

۱۵۔ عبدالمطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گرامر رسول ساز تھے "آنحضرت صلعم انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبر کی حیثیت سے کھنکھاتے تھے" کے دادا مولانا

عبدالمطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت عیسیٰؑ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے اپنے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔ (کنز الولد ص ۲۹۶، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۲ سراق ۲ بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب ص ۶۳)

"مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبدالمطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا



اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلدؓ میرہ بحیرا (راحب) اور مرقال کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب دو اہلیت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا۔ موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔

(سرائر النظار ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲ ص ۶۳

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالمطلب کو آنحضرت صلعم کا فیصل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الولد ص ۴۹۶)

بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالمطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱۲ مرادق ۳)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

"آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد سہ شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے فیصل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح ویسٹ سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

رسالت وصایت اور امامت جمع ہیں ۔

ان یسکفل محمدًا علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیهماد  
(ومولانا علی) هو الذی تجتمع الیه المراتب الاربع وهو مستقر الباطن  
(کنز الولد ص ۵۵) بحوالہ سہار اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ص ۶۵

۱۶۔ بحیرار اہلب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے  
استاد تھے اور خدیجہ آپ کی اسانی تھیں جن سے آپؐ تکمیل علوم کی  
”پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت  
صلعم اور آپ کے ”درج“ یعنی  
مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں ۱۔

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ

(۵) بحیرار اہلب۔ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے

مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے  
حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹، ۵۱) بحوالہ سہار اسماعیلی مذہب ص ۶۵

۱۷۔ بنی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام ”سیدنا جعفر بن منصور  
معصوم تھے اور بنی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے۔“ الیمن کہتے ہیں کہ تمام

انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد  
ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم  
تھے اُن میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کر کے فرماتا ہے ۔

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر

اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے ائمہ ہوئے اُن کی حد تاویل ہے

جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمن

من تفاوت ، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ یہ سب

ملک بال فعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ۔ سیدنا موصوف



تے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحات پر مشتمل ہے ان کے بعض حصے مجھے  
یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملئکۃ المقربون ہم الاثمة المعصومون وہم افضل  
من الرسل المرسلین۔ لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون  
— والملئکۃ بالفعل هم المقربون فوق الرسل باریع درجات لان الانبیاء وقعت  
منہم الذنوب والمعاصی ثم فالنہم التوبة والرحمة اذ عصیانہم متوجہ الی  
الطاعة فكانوا غیر معصومین لطلبہم مراتب فوق مراتبہم لم یتحقوا  
وكان أسسہم معصومین لانہم لم یطلبوا فوق حدہم کادم وما ذکرہ اللہ  
من عصیانہ ویوسف وموسیٰ وداؤد وما حکى اللہ فی قصۃ نبیہا محمد فی  
قوله لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر وليس بین الرسل والملئکۃ  
مساواة فی الحقیقۃ — وکذا ان المومنین المعصومین لا تجری علیہم  
الذنوب کما ان الذنوب لا تجری علی المومنین من الملئکۃ۔

(سراۃ النظام ص ۶۵ ص ۶۶ - بحوالہ ہمارا اسماعیل فرسب اور اس کا نظام ص ۷۰)

۱۸۔ اقرار ولایت علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس | اسماعیلیوں کی حقائق کی اکثر  
پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبری چھین لی گئی | کتابوں میں یہ ہے کہ  
آنحضرت صلعم اسحاقی دور کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں  
آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دو فرقات کے تین ہزار سال اور دور سر کے مولانا ہاشم تک تمام مقلات  
یعنی حدود عالیہ اور ہیاکل نورانیہ جمع تھے۔ کسی بنی کی توبہ کسی دل کا انتخاب کسی دل کی امامت اور  
کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا  
علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہوگی (یعنی چھین لی گئی) <sup>منقول</sup>  
بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان اللہ لا یقبل توبۃ بنی ولا اصطفأولی ولا امامۃ وصی ولا عمل طاعة من عامل ولو

تقطع في العبادة والاجتهاد والابواب على بن ابي طالب فمن انى بغير ولاية على  
اسقطت نبوته وصاية وصالح عمله ولا زكاته، عمل (رأى النطق) ازیدنا جعفر بن منصور الیمین  
ص ۱۲۵ - بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۷۲)

(نوٹ) سیدنا جعفر بن منصور الیمین، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیلی دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ سہار اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۴

۱۹۔ حضرت علیؓ عمر بھرا آنحضرت کے ساتھ کار نبوت میں شریک رہے۔ [آٹھویں داعی مطلق تین ناحین بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت مسلم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (اے مومن!) تو یہی اعتقاد رکھ۔ جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المائدہ ص ۳۵) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳۷

۲۰۔ دونوں میں مساوات بھی اتنی تھی کہ بقول سیدنا ادریسؒ، مولانا علیؓ آنحضرتؐ کی زندگی تک آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (علیؓ) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعانی ص ۳۷)

زہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

قال رسول الله صلعم فلما نلت كمال المراتب رفعت علياً الحى  
المنزلة التى رفعت وساويته فى الدرجة التى مالت — وقلت  
هو منى بمنزلة هارون من موسى عند كمال هارون بمنزلة  
الرسالة وقلت ان علياً فى ذلك الوقت قد حاز درجة النبوة  
— وهذا ما وىل قولى " انه لا نبى بعدى " كى شرح كى باتى

کہ مولانا علی انحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کربِ نبوت میں شریک رہے۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳)

۶۰ حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب کہتے - ۱۔ (مولانا علی) هو الذی تجتمع



الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن - یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب  
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الولد ص ۵۱۵)  
بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳

۲۱۶ - مولانا علی غافر خطیۃ الرسول | اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور  
نفس اللہ اور معبود الملک اہل

① وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وآله قال قال علي بن ابي طالب  
وهو آخذ بيد علي بن ابي طالب وقد علي به المنبر معه و  
الناس قد قن به فقال بعد حمد الله وثناؤه: هذا علي  
اخى - والخليفة من بعدى - وابو عترتى وسائر عوالتى  
ومفروح كربتى وغافر خطيۃ (سرائر النطقاء -

ازیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۱۲۵ ، ص ۲۰۹

② وروى عن اسد الهجرى انه قال سمعت امير المؤمنين علي  
بن ابي طالب يقول فى محضر من شيعته واصحابه: ما آمن  
بالله ولا اقرب نبوة رسول من لم يقرب ولايتى وان سليمان بن  
داود سأل الله ان يعطيه ملكا لا ينبغي لاحد من بعده فاجاب  
الله سؤاله - فاعجب بملكه فعرضت عليه ولايتى فتوقف  
عن ولايتى فلبى الله ملكه وابتلاه بالجسد على كرسيه وسقطت  
نبوته اربعين يوما حتى آمن بى واقرب ولايتى فرد الله عليه ما طلبه  
وكشف عنه بلائه وكذلك داود عليه السلام اهر بالحكم بين  
الناس فحكم واعجب بما صار اليه فعرضت عليه ولايتى فتوقف  
قابتلاه الله بما ذكره من بلائه وكذلك يونس عرضت عليه

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحق فابتلعه كما قال الله تعالى  
فلولا انه كان من المسبحين لبث في بطنه الى يوم يبعثون  
فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصه الله مما ابتلاه فما من نبی  
الا وعرضت علیه ولایتی فمن سارع الى الاجابة بالولایة  
كان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار  
بی كان غیر مرسل الا ان ولایتی ولایة الله -

وهو قوله ۱- هنالك الولایة لله الحق - فهي ولایتی فمن اقر بها  
فقد اقر بالله واعترف بوحدانیته واقر لمحمد بالنبوة و  
من انكرها فقد انكر الله وكفر به وانكر رسوله ولم يؤمن به  
وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی  
بن ابی طالب وهو یقول انا دین الله حقاً وانا توحید الله  
حقاً وانا نفس الله حقاً لا یقولها غیری ولا یدعیها غیری  
مدع الا کاذب -

(نوٹ) یہ روایت عیسائیت کا چرچہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام  
کے بارے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستان صفحہ ۱۴۲ -  
قالت النصارى المسيح هو الذى به غفر ذل آدم وهو الذى بحاسب  
الخلق) شہرستان کی یہ عبارت اہلکے اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۸۰ پر  
ملاحظہ ہو -

③ وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج بی الى السماء  
الرابعة رأیت علیاً جالساً علی كرسی الكرامة والملك  
حافون به یعظمونه ویعبدونه ویسبحونه ویقدسونه



فلقت لجیبی جبریل سبقنی انی علی فی هذا المقام فقال لی  
یا محمد ان الملكة شکت الی الله تعالی مشدہ شوقها الی علی  
لعلها یعلوه وحنزلہ ووسلت النظر الیہ فخلق الله هذا الملك  
علی صورة علی والزعم طاعته فکلما اشتاقوا الی علی نظروا الی  
هذا فیعبدونہ ویسبحونہ ویقدسونہ وذلك قوله عز وجل -  
هو الذی فی السماء الہ فی الارض الہ وهو الحکیم العلیم  
وقد قال رسول الله صلعم النظر الی وجهه علی عبادہ -

( سرار النطق ص ۲۸۲ ، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب )

ترجمہ ۱۔ آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف لکھتے  
تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپ نے برسرعام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد و ثناء کے  
بعد فرمایا اے لوگو ! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری  
عشرت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری  
خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد ہجری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس  
میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی رسالت  
کا مقرر ہے۔ بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو  
آپ کے بعد سزاوارتہ ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر  
میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپ نے اس کے ماننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے  
آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑلا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا  
علی کرسیہ جسدًا) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر  
ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

والپس کر دیا اور آپ کی بلا دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ  
 لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے آپ نے فیصلے کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے  
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ  
 کو گرفتار بلا لیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف  
 کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے ذریعے آپ پر بلا نازل کی مچھلی آپ کو نگل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے  
 جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔  
 کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول  
 کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار  
 نہ کیا وہ غیر مرسل۔ ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی ہیں  
 اللہ تعالیٰ کے قول۔

هَذَاكَ الْوَلَايَةُ الْحَقُّو كَلَامَعْنٰی ہر ب ولایت خدائے برحق ہی کو ہے  
 جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی ولایت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان  
 پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابوذر جندب سے کہ آپ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو  
 یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی  
 خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا  
 ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۱۲۔ آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو  
 دیکھا کیا ہوں کہ علی کرسی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے  
 ہیں۔ وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست  
 جبریل سے پوچھا کہ علی اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبریل نے کہا  
 فرشتوں نے علی کے بلند مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس  
 لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور انہیں اس کی عبادت فرض کی



جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول ۔

هو الذی فی السماء والہ و فی الارض والہ کے یعنی وہی معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کا منہ دیکھنا عبادت ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام منہ ص ۸۴)

نوٹ ۱۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معزز کے باب الابواب سیدنا جعفر بن منصور الرضی نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرائر النطقاء میں مدون فرمایا ہے آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرمانے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں (یعنی خود خدا ہیں) اور چوتھے آسمان پر ہشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی غلو آمیز باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ وہم پلہ ہو جاتے ہیں فتعالی اللہ عما یشرکون ۱۰۰ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۸۵)

۲۲۔ مولانا معزز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا نبیک سید الاوصیاء

المنتجبین و علی فاطمة الزہراء سیدۃ النساء العالمین و علی سبطیہ الحسن و الحسین و صل علی القائم بالحق الناطق

بالصدق التاسع من جدہ الرسول الثامن من ابیہ الکواثر السابغ من آباء الائمة سابغ الرسول من آدم و سابغ الاوصیاء من شیدت و سابغ الائمة البررة صلوات اللہ علیہم اجمعین کما قلت سبحانہ خلقنا السموات و

الارض فی ستہ ایام سوا السائلین۔ ثم استویٰ الی السماء وهو استواء  
 امر النطقاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کما ذکرنا انفاً) الذی  
 شرفته وکرمته وعظمتہ وختمت بہ عالم الطبائع وعطلت بقیامہ  
 ظاہر شریعہ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ اذ مولانا المعز لدین اللہ)  
 ترجمہ ۱۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو ادھیاء منتجبین کے  
 سردار ہیں اور عالمہ الزہراء پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں  
 حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نویں  
 اور اپنے باپ کوثر سے اٹھویں اور اپنے آبا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول  
 اور شیعہ سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں۔ درود اللہ کا ان سب  
 پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ ”پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ  
 اللہ آسمانوں کی طرف۔“ مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود  
 اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمعیل) ایسے ہیں  
 جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعے سے تو نے عالم طبائع کو  
 ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ ”بحوالہ سہار اسمعیل مذہب ص ۹۲“  
 (نوٹ) ادپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن  
 کے لئے مخصوص ہے ہر دعا میں ایک ناطق (یعنی رسول) اُن کے وصی اور چھ اماموں کا  
 ذکر ہے۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں  
 سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان دعاؤں کو بخوف  
 طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں  
 مولانا محمد بن اسمعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے  
 جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسمعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں،  
 (از اصغر علی)



اسماعیل مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور  
 دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یران کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت  
 بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے جو دھویں امام ہیں اور  
 اور اسماعیل اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ  
 سے اسماعیل فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صغر علی) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو ترجمہ المعانی  
 از سیدنا ادریس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

۲۳۔ رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسماعیل اور مولانا  
 القائم محمد بن عبد اللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔  
 داعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۸ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آخر کے عہد میں موجود  
 تھے اپنی مہتمم بالشان کتاب کنز الودع اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسماعیل فہو مہتمم شریعتہ (ای شریعتہ محمد صلعم)  
 وموفیہا حقوقہا وحدودہا وهو السابغ من الرسل۔ بیان ذلک فی ادعیہ  
 مولانا المعز السبعۃ وهو الذی یشہد (ای الذی صلعم) لہ وللقائم محمد  
 بن عبد اللہ المہدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاولی  
 امیر المؤمنین وقائم القیامۃ الکبریٰ صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ  
 اشہدان ان محمدًا رسول اللہ واشہدان ان محمدًا رسول اللہ لان الخلق  
 یشہدون برسالۃ وہو یشہد لمتم دورہ وشریعتہ ومنہاجہ وہو  
 منسوب الی عبد اللہ بن میمون فی التریبۃ۔

ترجمہ :- لیکن محمد بن اسماعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے اتمام  
 واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول  
 ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے۔ اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہداً محمد رسول اللہ  
 اشہدان محمد رسول اللہ کہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسماعیل قیامت وسطی کے قائم  
 اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامت اولی کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبری کے ہیں  
 تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور  
 اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبد اللہ بن مسمون  
 طرف منسوب ہیں (کنز الولد باب الحادی عشر ص ۵۰) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۹۷  
 (مذہب بال عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ از اصغر علی)

اذان کے چوتھے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسماعیل  
 اور دوسرے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی  
 مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے رہے۔  
 بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

۲۴ - اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں  
 رسول اللہ صلعم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسماعیل کی  
 رسالت کے گواہی دینا۔  
 سیدنا محمد بن طاہر  
 المکاسر سیدنا ابراہیم  
 بن الحسین الحامدی

متوفی ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں:-  
 وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) لمحمد بن اسماعیل شہادتہ  
 لہ بالرسالة فی الاذان عند قوله:- اشہدان محمد رسول اللہ  
 لان شہادتہ صلعم لنفسہ غیر جائزة وانما کانت شہادتہ لمحمد بن  
 اسماعیل۔ واما شہادة الائمة وسائر المسلمين فہی لہ (ای لرسول اللہ  
 صلعم) لانه الناطق السادس وكون الشہادة مثناة فی الاذان لما کانت  
 الشہادة الاولى لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانية لمحمد بن اسماعیل



الذی ہو متم دورہ و هو صاحب الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ  
یوم السبت اذ هو الناطق السابق - فاما قائم القيامة علی ذکرہ السلام مامرہ  
اعلیٰ من ذلک لانه غیر منتظم فی سلسلہ الرسل -

ترجمہ :- اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمعیل کو (علم و حکمت)  
کے سونپنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں اشهد ان محمداً رسول اللہ کے  
محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے  
لئے ناجائز ہے - آپ نے محمد بن اسمعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں  
کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں -  
کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمعیل آپ کے دور کے متم اور  
ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں اشهد ان محمداً رسول اللہ کے مکرر ہونے کے  
یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبه) کی دعائیں اشارہ فرمایا ہے  
لیکن قائم القيامة کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں -

بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۸ ، ص ۹۹

(نوٹ) جب قائم القيامة کا امر (یعنی معاملہ) رسول کے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی  
مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوہیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی  
یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح واضح ہے - <sup>از منظر</sup> ملاحظہ ہو نمبر (۲۵)

۱۱ امام قائم القيامة منصب وحدت والوہیت پر فائز | "وانساق الامر بعد مولانا  
وتمکن ہیں اور محمد بن اسمعیل رسالت پر | الحسين بن علی الی باقی الائمة

الی ان انتھی الی مولانا محمد بن اسمعیل فكان محمد بن اسمعیل متم  
الدور وخاتم الرسل المنتہینہ الیہ غایۃ الشرائع المختومة بہ المشئل  
علی مراتب حد ودھا المحیط بعلومہم وهو القائم بالقوة صاحب

انکشفۃ الاولی لان القائم بالفعل هو القائم الکلی الذی هو صاحب  
 انکشفۃ الاخری والبطشۃ العظمی لان القیامات کثیرۃ اولها  
 الماذون المكفوف و آخرها قائم القیامات - وهو الذی یخلف العاشر  
 فی موضعه بعد ارتقاعه من هذه الدار وانما وقع علیه اسم الناطق  
 السابع لنطقه بالامر الالہی وقوله " انا " لانه غیر منظم فی سلك نطقاً  
 دور الستراذ هو بخلافه و لیس ہو بتم والارتب بحدوده ولا هو برسول  
 بل هو منفرد برتبہ الوحدة والالوہیۃ وانما هو لانا محمد بن اسمعیل  
 المخصوص بذلك لان نظامہ فی سلك مقامات دور السترو نطقاً  
 فاذا عدت آدم ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان سابعہم ناطقاً  
 وهو نوح — واذا عدت عیسی ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان  
 سابعہم ناطقاً وهو محمد واذا عدت محمد ا ووصیہ و متمی دورہ  
 الستۃ کان سابعہم ناطقاً وهو محمد بن اسمعیل — اذ بقیامہ  
 تمام دور السترو اعتقاد دور انکشف ونسخ شریعۃ الرسول السادس  
 صلعم وبذلك نطق مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت حیث قال ، وعلى  
 القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم وسابع  
 الاوصیاء من مشیث وسابع الائمة البررة الذی شرفہ وعظمۃ  
 وکرمۃ و ختمت بہ عالم الطبائع وعطلت یقیامہ ظاہر شریعۃ محمد  
 صلعم کل ذلك بالقوہ لا بالفعل لکونہ قائماً بالقوۃ -

ترجمہ ۱۔ اسی طرح امر امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا  
 یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن  
 پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو دور کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوۃ



صاحب کشف اولیٰ ہیں کیونکہ قائم بالفعل قائم کلی ہیں جو کشف آخری اور بشرط عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت ماذون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیام ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمعیل یا قائم القیامہ) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیامہ نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حد دے رہے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیۃ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقاً میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسمعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ) جب تم آدم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو محمد بن اسمعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسمعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دورِ کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی سنیچر کی دُعا میں یہ فرماتے ہیں "درود بھیج تو اے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیت سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ تھا نہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

”نوٹ ۱۔ مولانا معز کی دعائیں بالقوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معز کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراہیم کے ظہور سے معطل کیا۔“

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے۔ (بحوالہ ہمارا المعجل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲۳) یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ (اضع علی)

۲۲۔ ساتویں امام یعنی محمد بن اسماعیل | ”وان السابغ هو القائم بتبديل الشريعة  
من عرف ذلك وعقله فاذا ظهر“

السابع وجب عليهم طاعته وترك الامر الاول الذي قامت الشريعة به۔ ترجمہ ۱۔ اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔ (سراثر النطقا ماز سیدنا جعفر بن منصور الرمین ص ۹۵) بحوالہ ہمارا المعجل مذہب ص ۱۲۳ تا ۱۲۴

۲۷۔ مولانا محمد بن اسماعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا | ”وسابغ النطقاء وهو حتم دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے



والے ہیں :- (کتاب الفترات والقرانات ص ۳۵) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسماعیل کا ساتواں ناطق (اور مہبط وحی الہی) ہونا  
ہذہ البیوت انما ہی النطقاء  
الذین ينطقون بالتنازل و

الشرائع فہم آدم ونوح وابراہیم وموسى وعيسى و محمد وهو  
احمد و محمد المہدی الناطق السابع فہم بیوت وحی اللہ۔  
ترجمہ :- یہی گھر وہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے  
ہیں ۔ آدم ، نوح ، ابراہیم ، موسیٰ ، عیسیٰ ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو  
ساتویں ناطق ہیں سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی ۔

(کتاب الکشف ص ۵۵) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۹ - لا الہ الا اللہ میں "اللہ" سے مراد امام الزمان ہے اور "واعادة التکبیر"  
مرتبین بعد ذلك (ای بعد حتی علی خیر العمل) مثل علی اللہ عند  
انقضاء امر المتین من الائمة یقوم الخلفاء بدعوة القائم بتأیید  
الاصلین ثم یقول مرة لا الہ الا اللہ ای لاقائم الامام الزمان  
ولاصحاب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجرداً محضاً  
بلا ظاہر ووجہاً واحداً وحرفاً واحداً ۔

ترجمہ :- حتی علی خیر العمل کے بعد بحیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ  
ائمہ متین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے امام قائم  
کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں  
ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجہ واحد کے لحاظ سے شریعتوں  
کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے ۔ (تائید الشریعہ من کلام الامام المعز ص ۵)  
بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۲

۳۰۔ تکالیف شرعیہ کا گرا دیاجانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔

”واما الشرائع فتخط عنهم التكلیفات كالصلوة والزكاة والصوم والحد والجهاد وتبقى معهم الشرائع العقلیات التي هي النكاح والطلاق والموارث والاملاك ودفن الموتى وغسلهم الاجسام بالما وما شامل ذلك من الشرائع العقلیات۔

ترجمہ :- گیکوٹے تکلیفیں شرعیہ ہیں مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد، نکاح، طلاق، موارث، املاک، دفن موتی اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے مسائل جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اربعہ کتب اسمعیلیہ) بحوالہ بہار اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا (کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے مانع ہیں) ”القائم المہدی دورہ دور العلم بلا عمل والذهب من امثال القائم المہدی صاحب دور البحر او خاتم الدنيا وفتح باب الآخرة وانما مثل بالذهب لانه صاحب الظهور ومبطل الشرائع كلها ومستقر ظاهرا لنطقا والعقل به۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے ”سونا قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔“ سونے کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں۔ (تأویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۶۲) بحوالہ بہار اسمعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشہادہ ہونا اور حوادثِ آئندہ کی خبر دینا۔ ”سیدنا جعفر بن منصور الیمین قائم بالسیف یعلم الجہر من القول وما کنتم تکتمون۔“ فرماتے ہیں۔



ترجمہ ۱۔ شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے  
اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۷۸)  
سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ یعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔  
ترجمہ ۱۔ اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں  
(سرائر النطق ص ۲۵۸)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہ (ای مولانا الحاکم) معجزۃ بل  
معجزات و اخبار الکائنات قبل کونها و اظہار العلم المکنون۔  
ترجمہ ۱۔ مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبر ان کے  
وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب  
والشہادۃ ہیں (المصابیح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ سہارن اسماعیل مذہب ص ۳۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام  
اسماعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا  
ہو گیا جعفر بن منصور والی یمن فرماتے ہیں  
ولم یعلموا ان اسماعیل لم یغیب عن  
الدار حتی خلق ولداً کاملًا وان الامر رجح الیہ بامر اللہ ووحیہ  
وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولدہ  
محمد۔

ترجمہ ۱۔ وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسماعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں  
ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے  
حکم اور اس کی وحی سے ترجیح ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا  
تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں  
(سرائر النطق ص ۲۲۵) بحوالہ سہارن اسماعیل مذہب ص ۳۵۸

فوطی :- یہاں وحی بالمعنی الّاخص ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے کیونکہ  
 خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۲۵۸  
 ۳۳ - امام کا فواحش و منکرات کا مرتکب ہونا ، ( فواحش کا ارتکاب کرنے سے  
 امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں  
 اسے ملوث دیکھ کر اگر ” مومن “ اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا  
 ہے ۔ اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے ۔)

امام کے کس فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرمات  
 کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت جہم ہی جہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی  
 نعمان بن محمد کی عربی عبارت بحسنہ نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاة الى الاثمة قول يصير عن  
 جميع ذلك وياتي على جملة الامور على الاثمة في افعالهم مما  
 يتعلق في تقرير العمال على بلادهم ۔ وكذلك ينكر بعض الجاهل  
 على الاثمة ما يفعل الناس في زمانهم وياتيه من خالف امرهم من عالم  
 وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعية الاذن في المسير الى  
 بعض الاثمة فلم يأذن له في ذلك فالح عليه فقال له انك فعلت هذا اسلم  
 لك واعفى قال وكيف ذلك قال انت فعلت على يقين ومعرفة باعمالك والاثمة  
 لما ظهر والظهور امر الله لم تقم موهم الالبعاملة اهل الدنيا بالدنيا واخشى عليك  
 ان سرقت الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتكره بلسانك او بقلبك فتهلك  
 ويحبط عملك قال ما كنت بالذي انكر شيئاً من ذلك كما نأما ما كان فالح عليه  
 بالاذن فقال ان لم يكن في ذلك بعد اخذ عليك العهد كما اخذته اولاً  
 منك انك ان رايت الامام بعينك يزني ويشرب الخمر وياتي الفواحش



وقد اعاد الله الائمة من ذلك لا تنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا  
 يتخالف الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فاخذني ذلك عليه  
 قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الى لهلك كما قال ولكن اذا رايت امرأ  
 انكرت ما ذكرت ما كان منه وهذا وما يدخل في معناه اشبه بشيء مما  
 قد مناذكره من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى وهو صواب وحق  
 ترجمہ :- خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار  
 کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی  
 ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت"  
 پر قائم ہے اللہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس  
 وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے  
 ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور  
 زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بد اعتقادی کے سبب برباد  
 ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل بائیسگان چلا جائے گا "مومن"  
 نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی بُرا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس  
 نے اصرار کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں  
 جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زنا کرتے، شراب  
 پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوئے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے اپنے دل اور زبان سے  
 منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے آمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ "مومن" نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی  
 عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا "مومن" نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں  
 جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام

کی بد فعلیاں دیکھ کر بد عقیدگی کی وجہ سے "مومنین" (نہ پہنچا) لیکن جب میں کوئی بُری بات دیکھتا تو اس عہد و پیام کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بُرا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ سہارہ اسماعیلی مذہب ص ۳۶۳

نوٹ ۱۔ یہ واقعہ سیدنا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب الہمة فی آداب اتباع الائمة میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بُری اہم ہدایتیں ہیں مسلمان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے رد و ایسے ادب سے کھڑا رہے جسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ جو کچھ آدمی کماتا ہے وہ "غنیمت" ہے اس میں سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ سے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولیت الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کب کسبہ المرء فهو غنیمۃ۔ فما کسب احد کم من کسب او افاد من فائدة فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعه الی امامہ ثم یطرق الی ما بقی فی یدہ فیزککہ کل عام واجب الزکوۃ فیہ و لیس فیہ بعد ذلک خمس (کتاب الہمة فی آداب اتباع الائمة ص ۶۱)

تقبیل الارض بغیرنیۃ السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعطایا اللہ لم یمکن جعک (کتاب الہمة ص ۱۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافة واجتهدت عند وقوعی الی الارض ساجداً لولی السجود ومستحقۃ (السیرۃ النبویۃ ص ۷۵)  
(بحوالہ سہارہ اسماعیلی مذہب ص ۳۶۳)



۱۔ بہر حال ائمہ کی عیاش پرستی بلکہ زنا کاری اور شراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہی سے بالا قرار دیا گیا ہے۔ (از صغریٰ)

نوٹ ۱۔ (اپنے ائمہ کے لئے) شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم

کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۶

۳۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) حدیث مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا | منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوة والمشیة لله تعالیٰ فی کل شیء الا الاحامۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں دوج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطقاً میں آٹھ عشریوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں بھی ہے) (از صغریٰ)

فلما غاب شخصہ (اسمعیل) فی حیوة ابیہ کما تقدم القول فی اسمعیل بن ابراہیم ما بد الله فی شیء کما بد فی اسمعیل اذ قبض فی حیوة ابیہ وقد روينا نحن وانتم انه قال ان البدء والمشیة لله فی کل شیء الا الامامۃ فعظمتم الفرقة (سرائر النطقاً ص ۲۳۲۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۶۹)

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔ تاویل الزکوٰۃ از جعفر بن منصور الیمین ص ۱۴۷ (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸۱)

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی  
 امام زین العابدین مراد ہیں آیت کریمہ "ولما ضرب ابن مریم

مثلاً اذ قومك منه يصدون" میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی  
 امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول لله تعالى ولما ضرب ابن مریم مثلاً  
 اذ قومك منه يصدون فيعني بهذا علي بن الحسين بن علي ؑ  
 کتاب الشواہد والبیان ص ۲۱ بجوارہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۸

۳۸۔ لا الہ الا اللہ کا مطلب اور شرک کی حقیقت | کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ  
 کی (اسما علیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں۔

لا الہ الا اللہ تاویل۔ لا امام الا امام الزمان (تاویل الشریعہ من کلام  
 امام العزیزین اللہ علیہ السلام)

اسم اللہ فی التأویل "ول الزمان" الذی یعرف الناس ربہم لو کان  
 فیہما الہة الا اللہ لفسدتا یعنی یہ الامام (تاویل الزکوۃ ازیدنا جعفر بن منصور <sup>ص ۲۳</sup>  
 ولین شرک برینا احداً - ای لا شرک معہ (ای مع علی) احداً  
 فی منزلتہ۔ (تاویل الزکوۃ ص ۱۵۸)

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً اشارۃ الی الامام علیہ السلام لا الہ  
 هو باری البرایا ببارک اللہ تعالیٰ عن ان یکون لہ شبیہ ولا شریک  
 لکنہ هو القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

تاویل سورۃ النساء ازیدنا جعفر بن منصور <sup>ص ۲۴</sup> ہمارا اسمعیلی مذہب <sup>ص ۳۹</sup>

نوٹ: ۱۔ مندرجہ بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا الہ الا اللہ  
 کہتے وقت "امام الزمان" کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لا شریک لہ کا جس نے امام کو  
 پیدا کیا ہے۔ (قیاللعجب) ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۸



۳۹۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصلی وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے  
جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقتہً آپ صلعم کا  
منصب نہیں تھا۔

کے آخری امام) ایک دہائی میں ملے اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس  
کی وجہ سے آپ بنی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل  
ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا  
کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواردِ حانیہ میں جو آپ کو حدودِ علویہ کے ذریعہ  
پہنچتے تھے فتور ہو گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس  
نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا۔ پھر آپ کو مغلوم ہوا کہ اس میں تو  
اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس  
امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی  
طرف خرد کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین  
کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحبِ عصا کی رحمت بھتیس سپرد کئے گئے  
کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ہیوط یعنی گرنا ہے۔

(تأویل الزکوٰۃ ص ۱۱، زیر المعانی صفحہ ۳۹۲) بحوالہ ہمارا اسمعیل ندیب اور اس نظام ص ۵۲ اور ص ۲۳ پر

(نوٹ ۱۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں  
مراتبِ نبوت، رسالت و صایت اور امامت کے مالک تھے۔ آپ نے آنحضرت صلعم  
کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی  
وارث میرا بیٹا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں  
مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا  
جس کی حدودِ علویہ کے وسیلہ سے معافی تلافی ہوئی۔ از - اصغر علی)

۴۔ تحریف قرآن مجید | ”قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور البیہق کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے اہل ظاہر (صحابہؓ) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزعم اسماعیلیہ (چند مثالیں یہ ہیں -

۱۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ -

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی - فاذا فرغت فانصب (بکسر الصاد) یعنی فاذا فرغت من اقامة الفرائض فانصب علی الناس ففعل صلوۃ اللہ علیہ (شرح الاخبار ص ۷۷)

۳۔ ”لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنہ فاذا قرآنہ فاتبع قرآنہ ثم ان علينا بیاتہ یہ آیت یوں تھی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به فاذا قرأہ فاتبع قراءتہ ثم ان علیاً بیئہ - فتخوف من الناس ومن لفاق محججہ بعدہ فضا ق صدر رسول اللہ صلعم وکان (ای صلعم) یرجوان لا یكشف حقیقۃ مرتبۃ وصیہ الارمؤا حتی یبلغ الکتاب اجلہ فقال تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به (نور المعانی ص ۴۵) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۷، ۵۳۸

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامہ ہی کھولیں گے۔



اسماعیلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور السمنی، سیدنا حمید الدین  
کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے۔ (از اصغر علی)

”۴۱۔ ظاہری شریعت کی تعطیل اور ”سیدنا عبداللہ بن میمون القدراسی نے اپنے اسماعیلی  
باطنی شریعت کے ابتداء | مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے  
ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا۔ مولانا علی  
اور آپ کے بعد چھ امام گز سے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے  
یہ سب متمین کہلائے۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو  
معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام۔  
”رسمیہ“ پر گئی (بزرگ اسماعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسماعیل) سے روحانی دور شروع  
ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی طرف صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے  
حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے  
جیسا کہ مولانا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتلایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے  
ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات  
سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

”۴۲۔ دعوت کے حدود، ان کی تعداد ان کے مناصب ان کے فرائض | اپنے مذہب کی  
اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسماعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اُسے ”دعوت“  
کہتے ہیں۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ وہ نبی ہو یا وحی یا امام اسے ”ہدای علی“  
بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی  
کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا اسے ”مستبیب“ کہتے ہیں۔ دعوت کے  
دس حدود ان کے عہدے اور ان کے فرائض ”راحۃ العقل کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں -

نمبر شمار	حدود ارکان	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبہ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا -
۲	اساس	رتبہ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امم	رتبہ امر	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا -
۴	باب	رتبہ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا -
۵	حجت	رتبہ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کر کے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبہ احتجاج و تعریف معاً	آخرت کے مسائل سمجھانا -
۷	داعی مطلق	رتبہ تعریف حدود علویہ عبادات	حدود علویہ اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا
۸	داعی محدود یا محصور	رتبہ تعریف حدود سفلیہ و عبادات	حدود سفلیہ اور عبادات ظاہرہ کی تعریف کرنا
۹	ماذون مطلق	رتبہ اخذ عہد و میثاق	مستحبین سے عہد و پیمان لینا
۱۰	ماذون محدود یا محصور اسے مکام سر بھی کہتے ہیں	مخالضین سے مناظرہ باری	مخالضین کے عقائد کو کسر کر کے یعنی ان کو انہیں مستحب بنانا -

بحوالہ سہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ تا ص ۳۰۰

۴۳ - دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ !  
دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ سیدنا

جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں :-

المسیح نصب دینہ علی سبعة حدود وظاہرة وهم

۱- البطریق ۲- المطران ۳- الاسقف ۴- القس

۵- الشماس ۶- المرسوم ۷- الدوس -



جعلهم مستودعين علماً وحكمة - نصبها الاب لقيام الدعوة و  
 علمي باطنها يكون انقضاء دوره ونسخ شريعته —  
 فالبطريق مثل علي الناطق والمطران علي الاساس والاسقف علي  
 المتم والقس علي الحجبة والقوس علي الداعي والشماس علي  
 الماذون والدوس علي المومن البالغ ( سر الرنطقا ص ۱۷ )  
 ( بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۲۹ )

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست  
 نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے  
 بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔  
 ( بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰ )

» اسماعیلی دعوت کے حدود کی تنظیم میں نا بجا اللہ بن میمون القدراس کی اختراع ہے  
 جن کے باپ میمون جو قداس کے نام سے مشہور ہیں۔ ابوالخطاب کے شاگردوں  
 میں تھے اسماعیلی دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور مادیاری یہ سب ایسے اصول ہیں جن  
 کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جاسکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا  
 ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ مجموعہ نقول فوٹو اسٹیٹ کے اقتباسات  
 شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۴

اب ہم اسماعیلیوں کی جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴۔ حقیقی کلمہ | اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا  
 رسول اللہ واشہد ان امیر المومنین علیؑ اللہ -

ترجمہ ۱۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں) (شکستہن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۵۔ سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا | امام حاضر عقل کل ہے۔ اسی وجہ سے بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی۔ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادہ ہے) اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سموتی ہوئی ہے۔

(درسی کتاب دوم ص ۷ شائع کردہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۶۔ اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ | چوتھا دید یعنی اتھروید کو جو لوگ برابر پوری طرح میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دیویں اور تار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پورے دیکار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے۔

(تعارف ص ۲ شکستہن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبہ تعلیم اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۷۔ یا علی مدد | "یا علی مدد" ہمارا سلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا۔ گھر سے باہر نکلنے وقت "یا علی مدد" بولنا۔ گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا۔ ماں باپ اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا۔ شکستہن مالا ص ۷

۴۸۔ امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے | ہر چاند رات کو اور بڑے تہوار کے دن اور دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں | امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف

کر دیتے ہیں۔ (مارگ و شکار از مشرعی علی بھائی بابوانی ص ۲۸ مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)



۴۹۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے | **سوال :-** پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" یعنی امام ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے

**جواب :-** اساس . کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے ۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا ۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس" کا درجہ بڑا ہوتا ہے ۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کرتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ (مذکورہ شیعہ کا حصہ اول صفحہ ۱۷۱ مشنری علی بھائی بابونی شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۰۔ خدا تعالیٰ ۔ امام کے روپ میں | جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا ۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند ممبئی)

۵۱۔ محمد صلعم ، علی کی بیوی ہیں | اول یہاں سے جو اللہ ہے اس کو علی کہتے ہیں محمد صلعم نے ( اسماعیلیوں کی کمال بے حیائی ۱۳ منہ ) اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا ۔ (مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۲۲)

۵۲۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو | جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نر علی کی اطاعت و عبادت کرنا ۔ اس نرجی کو دشوند (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نر علی کو دشوند دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارا یہ نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے ۔

(گیتان مومن چیتامنی از سید امام شاہ ، مقدس گینا تول کا مجموعہ صفحہ ۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۳۔ علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے ادھر ادھر برسیں گے یہ سب

مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے۔

گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۶ شائع کردہ اسماعیلیہ پبلیکیشن

۵۴۔ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں جس میں سے

تیس پائے اس دنیا میں ہیں اور دس پائے جو باقی ہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر

میں ہیں ان دس پیاروں کو، اظہر وید، کہتے ہیں۔ ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی

(دس پائے) ہیں۔

(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵۔ بنی محمد صلعم، گرو برہما جی کے اوتار ہیں | بنی محمد گرو برہما جی کے اوتار ہیں

بنی محمد صلعم پیدائے ہوئے ان کا سلسلہ نصب چلا۔ ست گر برہما جی اور محمد ایک ہی ہیں ان

کا پیدا کرنے والا داتا وشنو ہے۔

(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴)

۵۶۔ شاہ مرداں شیر یزداں حضرت علی کے مختلف روپ | پہلا اوتار شاہ نے

مچھل کے روپ میں لیا، دیونکھاسر کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں وید اس

سے لے آئے۔ (۲۱) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور "دیومدھو

نگ" کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ (۳) شاہ نے تیسرا اوتار واراہ

(یعنی سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے "موردیو" کو مارا اور دیو "سرنانکس" کو

بھی مارا اور "پرھلاڈ" اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی۔

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار "وایمن" کے روپ میں لیا اور "دیوبلی" کو مارا۔

(۵) شاہ نے "پرشودام" کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور "شیستراجن" دیو کو

مارا۔ (۶) چھٹا اوتار شاہ نے "رام" کے روپ میں لیا اور دس سر والے "راون"



کومارا " سیتارانی " کو ازا دکرایا اور راجہ " دیہشتن " کو سری نسکا کا راجہ بنایا ۔

۔ ۷

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں یا " مند " کے گھر پیدا ہونے کے

کلمے مہیب ناگ کے ناک میں نیکیل ڈال دی اور " کناسور " کو مارا ۔

۹۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دریودھن " کو

ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " پودھشٹر " کو نو کروڑ مریدوں کے ساتھ نجات

دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گناہوں کا مجموعہ گناہ ۱۴ ص ۳۷ مرتبہ پیر شمس از مطبوعات اسماعیلیہ السیسی ایشن)

(۱) خدا تعالیٰ کا ظہور ڈول ۔ شاہ امام " مچھلی " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے

اندے اترے اور " شکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۲) دوسرا ظہور ۔ شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھی پر

سارابو جھ اٹھایا اور " بدھو کنگھ " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳۔ تیسرا ظہور : شاہ یعنی امام " سود " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ

میں پوسے آسمان کو رکھ لیا اور " مور ڈے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴۔ چوتھا ظہور ۔ شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے

روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیرا نکنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پرھلا د " اور اس کے

پانچ کروڑ مریدوں کو بچایا ۔

۵۔ پانچواں ظہور ۔ شاہ (یعنی امام) " وایمن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور

" برے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶۔ چھٹا ظہور ۔ شاہ (امام) " پرشورام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور

" کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

- ۷۔ ساتواں ظہور ۱۔ رام چند جی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا سیتا کو بچایا اور لنکا کو جلایا۔
- ۸۔ آٹھواں ظہور ۱۔ کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالے ناگ کو (دریائے جمناس) نیکل ڈال کر مارا۔
- ۹۔ نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوروؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا۔
- ۱۰۔ دسواں ظہور۔ شاہ (امام) نے اپنا نام نک نک بتایا اور پانچ سات، نو اور بارہ کروڑ انسانوں کو بچایا یہ سچے اوتاروں کی نیکیاں سچھل ہوئیں۔
- یہ دس اوتار گنان میں پروردگار اللہ نے بیان کئے اور وہ من لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنان سے غافل بنان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے۔
- (مقدس گنان کا مجموعہ کنان ص ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱ از پیر محمد الدین مطبوعہ اسماعیلیہ السوسی ایشیا)
- ۵۷۔ دشوند دینے سے "اواگون" سے نجات ملے گی [دشوند (یعنی سواں حصہ) دینے رہیں اور روز بروز نیکیاں کماتے رہیں اسی کے ذریعہ آپ کو اواگوں کے چکر سے نجات ملے گی (انت الکھاڑ و صفحہ ۲۷۷ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن کراچی)
- خوٹے ۱۔ اواگوں ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے سلاپنے اعمال کی پاداش میں چوراسی جونیں یعنی چوراسی قالب بدلتا ہے اواگون کے عقیدے کو کھامی کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کافرانہ عقیدہ ہے۔ رفیع)
- ۵۸۔ اسمعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام ہر بڑے سکتے ہیں اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ <sup>۱۱</sup> (امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۲۶۳ زبان ۵۳۰ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن)



۵۹۔ ہو المھی القیوم کی علی تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیے امام کے سہارے

دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اول ص ۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت "حی زندہ" بولو "حی زندہ" کا معنی ہے "حاضر امام" (تکسہن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵۵ درسی کتاب برائے شبانہ سکول اسماعیلیہ السوسا ایشین بیٹی)

۶۰۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ

ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

(گینان برہم پکاش از پیر شمس مقدس گیتانوں کا مجموعہ ص ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر "نبی اور علی" مراد ہوتے ہیں حوالہ کیلئے تکسہن مالا سبق ۱۱ (صفحہ ۱۱)

۶۱۔ یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو

مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے یا علی!

تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے۔ یا علی اتم ہی تے پیدا کیا تم ہی نے

پردہ کش کی۔ یا علی! خالق مطلق تم ہی ہو۔ یہ زمین کالیانی، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا

ہی حکم چلتا ہے۔ یا علی! تیری ہی دوستی میں ہے شمس بولے کہ یا علی! سب کچھ

تم ہی ہو۔ (پچیس گینانوں کا مجموعہ گینان ۱۔ مطبوعہ اسماعیلیہ السوسا ایشین برائے پاکستان کراچی)

۶۲۔ عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر

اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا برقعہ ڈالو تاکہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے ۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۰۲ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بیٹی)

۶۳۔ گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ

سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا ۔ کلام امام مبین صفحہ ۳۳۴ فرمان ۱۵۵

۶۴۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین | ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور

سارے آل فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرماں ۴۴۰ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر | مرشد (یعنی امام حاضر) کو ہر بات خبر جنت میں بھیج سکتے ہیں | ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے)

شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہئے کیونکہ وہ مرشد (یعنی امام حاضر) کا فرمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۵۵۔ فرماں ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس بابوں میں سے آخری دس پیائے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خیر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس پیائے ہیں جن کے بارے میں پیر صدر الدین نے گناہ میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرماں ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے | انزل وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس پیائے (مازل کئے) باقی دس پیائے (زمانہ کے



اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

(کلام الہی اور فرمان امام از عالیجا سلطان ہفتم نور محمد صفحہ ۶۲ یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشین سترانیہ)

۶۸۔ قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گناہ ہے  
اب امام کا فرمان ہی قابل عمل ہے۔ قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گناہ کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گناہ ہے  
اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول ص ۸ فرمان ۳۱)

۶۹۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا جس

امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان  
یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقف پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ  
عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے  
کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم  
لوگوں ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے۔

(کلام امام مبین حصہ اول ص ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی برائے ہند بمبئی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال لیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا  
امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم  
بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰۔ تنسیخ شریعت کا اعلان امام، [تیسویں (۲۳ دس) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام

نے ۱۷ دس رمضان ۹۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ ہ آج کے دن سے آپ کو میں  
ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے رحمت کے  
دردازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم  
سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی نہیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

” ہم زمانہ کے (ناصح شریعت) امام ہیں اور زمانہ (آب شریعت کی نہیں بلکہ علم ہمارے بعد ابداری کے لئے تیار ہے۔“ نور مبین پبلیکیشن چہارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

## ہذا کو رہ بالاحوالوں پر اجمالی تبصیر

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر ”لا امام الا امام الزمان“ ہو، جس میں ”لو کان فیہا الہة الا اللہ لفسد تا“ میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، جس میں ”هو اللہ الخالوت الباری المصور“ سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، جس میں ”عالم الغیب والشہادۃ“ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جس میں سورت اخلاص یعنی سورت قل هو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پختن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شریک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا ہو، جس میں رتبہ وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم ”مستودع“ یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور ساتواں رسول پیدا ہوگی جو حسین ابنیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گنا گنا ہوں اور صرف ائمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شریک ہوں جس میں حضرت علی اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں جس میں حضرت علی نفس اللہ معبود ملئکہ اور غافر خطیۃ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے ”اشہد ان محمدًا رسول اللہ“ سے محمد بن اسماعیل کی اور دوسرے کلمے ”اشہد ان محمدًا رسول اللہ“ سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ المہدی



کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مومنین کی اذان کے پہلے کلمے، اَشْهَدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اَشْهَدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ  
 ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں  
 شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۳۰ھ  
 کے بعد سے محمد بن اسماعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم  
 ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت  
 کے مسائل مثلاً حلول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات  
 سے لئے گئے ہوں جس میں دس حدود (یعنی ارکان دعوت) میں رومن کیسٹوکلک  
 بحر حج کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور  
 دس حدود سفلیہ (یعنی ارکان دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل  
 کرنا ناممکن ہو۔ جیسے اپنی ”پوری وفاداری“ سے اور کل طاقت سے سلطنت برطانیہ سے  
 تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلمیح کی گئی ہو  
 ہو۔ جس میں امام، محررات اور فواحش کے مرکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش  
 کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ  
 علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمعیلیوں (یعنی آغا خانوں) کے  
 ان ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے  
 تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم  
 نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے  
 ہیں تاکہ مزید تلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر ① و یجب اکفار الروافضی فی قولہم بر جعة الاموات الی

الدنيا وبتنا سنج الارواح وبانتقال روح الاله الى الأئمة وبقولهم  
 في خروج امام باطنی وبتعطيلهم الامر والنهي الى ان يخرج الامام  
 الباطن وبقولهم ان جابريل عليه السلام غلط في الوحي الى محمد صلى الله  
 عليه وسلم دون علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وهو لاء القوم  
 خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية  
 (فتاوى عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۲)

(ترجمہ و مطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے واقف (جیسا کہ اسمعیلی اور ان جیسے  
 دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد  
 یہ ہوں کہ۔

- ۱۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔
- ۲۔ روہیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آ جاتی ہیں (مثلاً  
 کوئی گناہ گار جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر مرنے لے کے بعد  
 کتے میں ڈال دی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور منہاجی اسٹی قالب بدلتی ہے) (ازہر ص ۷۱)
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح  
 منتقل ہو جاتی ہے۔

- ۴۔ ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا۔
- ۵۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجائیں گی بجائے غلطی سے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجائیں گے۔

مندرجہ بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں  
 والے احکام ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

فتویٰ نمبر ۲) نعم لا شک فی تکفیر من قذف الیہ عائشہ رضی اللہ



تعالیٰ عنہا اوانسکر صحبہ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اواعتقد الاوہیۃ  
فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی اوانحوذک من الکفر الصریح المخالف  
للقرآن - (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ یوپی)

ترجمہ و مطلب :- ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابوبکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے  
یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں اودان میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ  
سمجھے کہ جبریل علیہ السلام وحی الہی کو علی کے پاس لیجانے  
کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے یا اسی طرح کا کوئی  
اور صاف مخالف قرآن عقیدہ لکھے مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں یا موجودہ  
قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو پیغمبر  
نبی یا رسول ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین نہ جانے وغیرہ (فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۱۹۹)

فتویٰ نمبر (۲۳) (تنبیہ) - یعلم معاصنا حکم الدرر والقیامۃ فانہم  
فی البلاد الشامیۃ ینظہرون الاسلام والصوم والصلوۃ مع انہم یعتقدون  
تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الاوہیۃ تظہر فی شخص بعد  
شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوۃ ویقولون المسمی بہا غیر  
المعتی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات  
فظیحة وللعلاۃ المحقوق عبد الرحمان العما دی فیہم فتویٰ مطول و  
ذکر فیہم انہم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسمعیلیۃ الذی یلقبون  
بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب المواقف -  
(الحی قولہ) وفیہم فتویٰ فی الخیریۃ ایضاً فراجعہا والحاصل انہم یرصدق

علیہم اسم الزندیق والمنافق والملاح ( فتاویٰ شامی المعروف رد المحتار جلد ۲۹ یولی )  
 ترجمہ مطلب :- علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد  
 فرماتے ہیں کہ یہ ہیں سے دروزیوں اور یتامینوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے ( یعنی وہ زندیق  
 ملحد اور منافق ہیں ) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں ۔  
 حالانکہ وہ تناسخ اروج ( یعنی اوگون ) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے  
 ہیں ( کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد  
 کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے ) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے  
 اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے  
 کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور  
 وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں ( مثلاً یہ کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا راجب ( ایک عیسائی  
 درویش ) کے شاگرد تھے یا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ  
 کہ حضرت غدیر بکبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تحقیق جن سے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی وغیرہ ) <sup>ازمنہ</sup> محقق علامہ عبدالرحمن عماد کا ان کے بارے میں ایک طویل  
 فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور یتامینوں نے دراصل اپنے پیش  
 رو ، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں ( یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیلی  
 اور نصیری ہیں ) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی  
 ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے ۔ ( علامہ شامی آگے فرماتے ہیں )  
 فتاویٰ خیر یہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق ، منافق  
 اور ملحد ہیں ( فتاویٰ شامی ج ۲۹ )

فتویٰ نمبر (۴) کفایۃ المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۶ کے جواب میں حلول الوہیۃ



علی غلطی الوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر (۵) امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۴۴۶ کے جواب میں آغا خانوں کے کفر پر ایک مفصل فتویٰ بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الاغاخانہ" صادر کیا گیا ہے۔  
 فتویٰ نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حفصہ رحمہ اللہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانہ فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس باب میں بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

نوٹ :- یہ رسالہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی کے پتہ پر دستیاب ہے۔  
 اب ہم استفتاء مذہب کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

- (۱) ان عقائد و نظریات والا فرقہ کافر ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں
- (۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ مناکت جائز نہیں۔
- (۵) ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خارج اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم

الجواب صحیح

محمد شفیع عثمانی مفتی اعظم دارالافتاء کراچی



۱۲/۲/۱۴۲۹ھ

دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

من عبد الرزاق محمد  
 دارالافتاء - دارالعلوم کراچی  
 ۱-۲-۱۴۲۹ھ

من عبد الرزاق محمد  
 ۲-۲-۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ  
 نظم علی وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سودا عظم اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسمعیلی فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں  
 کے کفر میں کسی شک و شبہ کا گنجائش نہیں ہے۔

کلمہ میں حضرت علی رضہ کو صراحتہ اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغا خان کو  
 قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغا خان کو مراد  
 لینا بھی صریح کفر ہے اس طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا روزے  
 سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے، اس لئے کسی طور سے  
 ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے  
 قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا  
 کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی  
 قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم وعلیہ اتم واکمل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۳/۵/۱۹۸۳ ۲۷ ۱۳/۵/۱۹۸۳



# توقیعات علمائے کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیہ

شاہ فیصل کالونی رقم ۵، سکر اتھی ۵۰- پاکستان

الجواب صحیح

سید سعید خاں مہتمم جامعہ فاروقیہ

الجواب صحیح و ناظم اعلیٰ و ناظم المدارس العربیہ پاکستان کراچی  
نظام الدین شامزی  
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح

حکامی

محمد رفیع الرحمن

الجواب صحیح مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ

دار النجیر بکراپیڑی کراچی

جنرل سکریٹری سواد اعظم المہنت پاکستان

الجواب صحیح محمد نوریہ مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح

آغا ثانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً پرستش کرتے ہیں۔ لہذا حکم شرعی کے اعتبار سے

وہ مسلمان ہیں نہ ان کے ساتھ مسلمانوں سا تہانہ

کرنا جائز ہے۔ نہ ان کی نماز جائزہ جائز ہے

نہ ذبح حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں

دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالدين عظم



بلاشبہ شیعہ آغا خانی عقائد مندرجہ اسلفاء رکھنے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہیں ان کا کفر آشاعتہ یوں کفر سے بھی زیادہ اور شدید ہے ان کے عقائد باطلہ سے واقف ہونے کے بعد ان کے کفر میں قائل کرنا اور انہیں مسلمان کہنا بھی مستلزم کفر ہے ان سے مناکحت بالکل ناجائز اور حرام ہے ۔ فقط محمد اسحاق صدیقی عقائد اللہ عنہ

الجواب صحیح

مولانا فداء الرحمن درخواستی صاحب ، مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح محمد امین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدر آباد

الجواب صحیح محمد عبد الرحیم غفرلہ منیگل مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ کراچی

الجواب صحیح محمد خلیل الرحمان مدرس خادم مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور

الجواب صحیح محمد اکرم ، مدرس خطبہ کرمہ شہید اد پور سندھ

الجواب صحیح واہ غلام اللہ ، خادم مدرسہ جامعہ دار الفیوض کدھ کوٹ ضلع جیکب آباد

الجواب صحیح عمر الدین نائب مہتمم " " " " " "

الجواب صحیح محمد عمر مگسی ، مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم پیر و شریف ضلع حیدر آباد

الجواب صحیح ابو محمد عبد الکریم شاکر خطیب جامع مسجد گوتھہ نئی بخش ماتلی ضلع بدین

مولانا کلیم اللہ بدین مولانا عبد الرشید بدین

مولانا محمد اسماعیل ٹنڈو غلام علی بدین مولانا حافظ محمد شفیع ڈگری ضلع بھکر پارکر

مولانا عبد السار صاحب چاول بدین



# علمائے پنجاب کا فتویٰ

## الجواب باسم قلم الصواب

- ۱۔ مندرجہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
- ۲۔ ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے۔ (۲) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (۴) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا اگر نکاح ہوا تو خالص زنا ہوگا اولاد ولدان و حرامی ہوگی۔ ۵۔ ان کا ذبیحہ مردار ہوگا۔ ۶۔ ہرگز نہیں ہے۔

الجواب صحیح  
آپ کا مخلص دماغ کو ہے  
فقیر سراج احمد دہلوی  
علمائے حق کے فیصلہ کی  
نقیر بھی تائید کرتا ہے



(حضرت مولانا سراج احمد دہلوی)

عبدالحجیر غفرلہ جامعہ مدنیہ لاہور  
۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ  
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم یارک لاہور

## الجواب ومنه الصدق والصواب

ص ۱۱۲

اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امداد النطاوی

میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں، شہ حیات کے معنی میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ حج و زکوٰۃ کا انکار کیا۔ اور زکوٰۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا۔ حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے۔ مساجد شعار اللہ ہیں انہوں نے اس سے انحراف کیا۔ اور جو جماعت خانے ہیں ان کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں۔ سلام جو عند اللقاء ایک ستون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا۔ فقہاً کرام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر مشقوق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں۔ تو خلیفہ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں تباہتیں ہیں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میت کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں۔

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑ و پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں۔ اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں، لہذا نہ ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفن جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں۔

فقط والسلام علامہ مصطفیٰ حفیظ جامعہ حنیف العلوم

بیگم پورہ لاہور، ۱۶/۸/۱۴۰۳ھ

## الجواب

علمائے ہند کا یہ منقطع حکم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے۔ قطعاً کافر ہے۔

احقر نور الحسن عفی عنہ

دارالعلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور



## الجواب هو الموفق الصدق

آغا خانی فرماتے کے جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ ذبیحہ وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ  
لاہور

## الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکح ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالربان محمد رمضان

مفتی دارالعلوم حزب الافاف لاہور

## الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، واضح ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا

جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عفا اللہ عنہ

معین منقہ جامعیہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

بندرہ محمد رحمان خضر مفتی جامع قاسم العلوم



الجواب  
مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ  
نہ کیا جائے ان سے مناکحت ان کا جنازہ، ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن  
کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضرورتاً دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بانی میں حضرت  
تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الخرجہ الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی  
تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبد القادر عقی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر الہ

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ



الجواب  
مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں  
کا سابر تاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے  
قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً



لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃ خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ  
کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ  
کا رسالہ ”الحکم الحقانی فی الحزب الاغاثانی“ (جواہر الفقہ ص ۱۶۲)  
فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمد انور

خیر المدارس - ملتان پاکستان



مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

۱۔ فرق ضالہ درنویہ - تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ شریعت صوم صلوٰۃ  
حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوہیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔

۲۔ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دارالاسلام میں رہنے نہ دیا جائے  
اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳۔ انہیں زندیق  
منافق ملحد کہا جاسکتا ہے ۴۔ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استئصال

واجب ہے ۔ فقط واللہ اعلم

العبد  
محمد سعید

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المدارس ملتان شریف

آغا خانینور کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں ان کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطیع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علماء کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علماء کرام کے فتویٰ کا مؤید اور مدد ہے فقط

بندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ  
صدر مجاہدین احرار پاکستان

### الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے نکاح میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الخبز الاغاثانی" میں ہے۔

المحبیب شفیق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عید گاہ خانپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علماء اسلام



جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بحجج ما جا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے -

کتبہ احقر الوری  
عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ  
قاسم العلوم فقیر والی



مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح

عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

المحبیب صیغ  
مکاتبہ شریفہ علی خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۶۴ تا ۷۲ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ

فقط واللہ اعلم بالصواب  
غلام رسول عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ جسر ڈسٹریکٹ ساہیوال

## الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر، مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحہ ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابوالاحمد، خادم مدار العلوم مدنیہ بہاول پور  
عبد الحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا



## الجواب بعون الوهاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعہً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السحا کا باغی ہے۔

الجواب صحیح ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عاجزادہ برق التوحیدی، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام مامونکابنجن فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور ان کے معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں واللہ اعلم

محمد علیہ السلام کان اللہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی بھکر۔

الجواب

بالاعقیدہ لکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم  
محمد حسین، ناظم اسٹی ادارہ احیاء العلوم العربیہ عید گاہ روڈ چوٹ

## الجواب

مندرجہ امور مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ مدرسہ عربیہ اسلامیہ پورے والد  
پورے والد ضلع وبارٹی فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ پورے والد

## الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید صحیح اور کالی نہ سمجھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی محبت کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعطاء کرنا یا حضرت علی کو وحی الہی کا حقدار جاننا، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر نہیں)۔

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد میں مثلاً اپنے امام کو حقیقی مالک سمجھنا۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا۔ اور اللہ سے آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعویٰ ابوبیت سے) زکوٰۃ، ٹیکس، نماز، روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر میں ان کے ساتھ میل جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزارتی کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکحہ بھی جائز نہیں ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

نقطہ واللہ بقول الحق وھو یہدی السبیل

محمد عیسیٰ نصر العلوم گوجرانوالہ





الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے

خطیب جامع مسجد ریڑکہ بالا حافظ قاری حاجی  
خطیب جامع مسجد حضرت مولانا  
( غلام نبی )  
محمد ادریس صاحب

مولوی منظور الرحمن فاضل

جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر و ظالم  
وغیرہ سمجھتے ہیں اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کس طرح کہہ  
سکتے ہیں۔

ارٹسم ابوالبرکات  
احمد اسماعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اُسے مسلمان  
کہنا اسلام کی توہین ہے ۱۵ احکام خدا کے منکوحہ اسلام کے نظریہ سے نکل چکے  
ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

حاکم علی رضوی مدرس مدرسہ خفیہ ضویہ سراج العلوم

گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک الوہاب

صورتِ مشولہ میں جو اباعرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل  
اہل سنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چیزیں  
ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو قضاء حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا  
 بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمانے خداوندی  
 ہے۔ ولاتنکحوا المشركات حتی یؤمنن الیکم معلوم ہوا کہ مشرک  
 کے ساتھ مناکح جائز نہیں جب تک کہ وہ مشرق باسلام نہ ہوں اُن کا  
 ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے  
 ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

هذا ما عني والله اعلم بالصواب

یہ محمد جلال الدین شاہ صاحب  
 مہتمم جامعہ محمدیہ بھکھی شریف



الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب  
 کتبہ شیعہ محمد انصاری مفتی و عربی مدرس  
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لاہور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل  
 مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی سوال اور دیگر معاملات اسلامیہ



رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتدین میں ہے۔

وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصرانية والاسمعية  
الذي يلقبون بالقرامطة والباطنية الذي ذكرهم صاحب  
المواقف ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل أقرانهم  
في ديار الإسلام بحرية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبايحهم  
هذا والله تعالى أعلم بالقول

عبد الرشيد مفتي دار العلوم تعليم القرآن  
راجہ بازار داولپنڈی  
الجواب صحیح  
فاضل احسان الحق



الجواب

فرقہ آغا خانیہ کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں  
ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں  
کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ  
جائز نہیں۔  
نثار اللہ غفرلہ جامعہ اسلامیہ داولپنڈی صدر

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مرعومات و معتقدات وہی ہیں جو  
سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا  
ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جاسکتا ہے

الجواب صحیح عبدالغیر زملوی

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحديث راولپنڈی

الجواب صحیح ، قاضی فتح اللہ ، سدیافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ ، دارالعلوم خفیہ عثمانیہ محلہ رکشاپی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات کو آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکین ہیں ۔

ان اللہ لا یعف ان یشرک بہ ویعف ما دون ذالک

سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مخدوم دارالعلوم الاسلامیہ

محلہ تیاریان ، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغا خانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد

ہے ۔ قطعی مرتد ، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا

نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ

مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ

مثل خنزیر ہے واللہ اعلم بالصواب

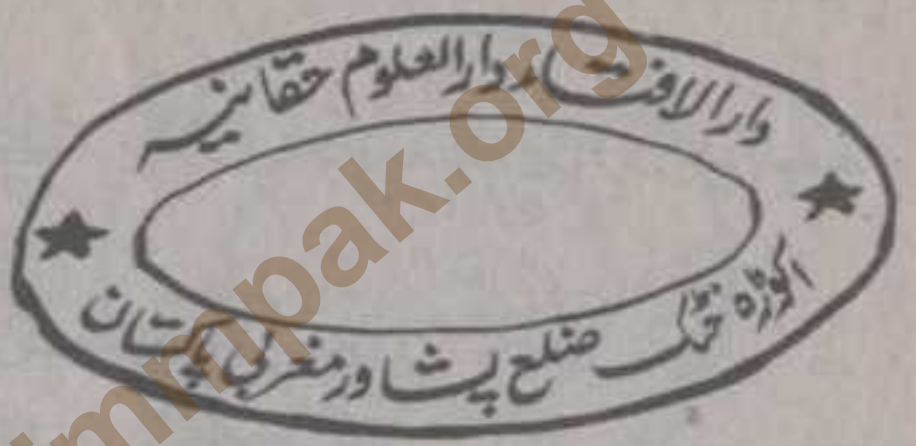
حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چندالوالہ جنگ

صدر



# توقعات علماء پشاور سرحد

نحمدہ ونصل علی رسولہ الکریم ، اعا بعد پس واضح ہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۴ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ - الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم ،  
الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى  
اعا بعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بارے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ ہمارا دو ٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بارے میں دارالعلوم کراچی ۱۴ کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد انور بن محمد ہاشم و شیخ دارالعلوم سرحد پشاور ، عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی سرحد  
الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ  
الجواب صحیح ، فضل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

- الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڈی پشاور (پاکستان)
- الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور
- الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح عبید اللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)
- الجواب صحیح عبد اللہ عقی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح پادشاہ گل عقی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح سید قسّم عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شفیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شاہ نختہ دین غفرلہ ، مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

## الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز، خازہ، مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیے نہ ان سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

- الجواب صحیح فیاض الرحمن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن ملک بھارت پشاور
- الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

## الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا لوگ جائز نہیں ہے۔ فقط محمد یوسف عقی عنہ

الجواب صحیح، مولانا عبد الرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیثہ العلوم پشاور شہر



الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسماعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے ۔

الجواب صحیح ابو عمر عبد العزیز النورستانی ، خادم الجامعۃ الاثریہ اثر آبا د پشاور

الجواب :- مذکورہ اعتقادات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا ۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح - مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد ہشتی جامعہ غوثیہ پشاور

(الجواب) عقائد مذکورہ عقائد کفر ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی مناسبت نہیں ہے

( شیخ القرآن پنچ پیر ) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب :- متذکرہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اجل

البدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ اُن کے ساتھ

مسلمان جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں ۔

الجواب صحیح - امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارند

الجواب :- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو ۔ جو درج ہیں ۔ چاہے

کوئی بھی ہو ۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں ۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام

کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں ۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں ۔

الجواب صحیح - احقر سعید الرحمن عفی عنہ تا فہم اعلی دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم ، مردان

الجواب صحیح :- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمن بہتم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بھائی

ضلع مردان

الجواب صحیح ۱۔ تاج زرین مدرس دارالعلوم شرگڑہ ضلع مردان  
الجواب صحیح ۲۔ فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان سرحد

عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان  
محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عنایت الرحمن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈوئین -

الجواب صحیح ۳۔ محمد ولی صدر مدرس تعلیم القرآن حنیفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح ۴۔ اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح ۵۔ منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع منظر گرٹھ

خدا بخش مدرس

حفیظ اللہ

الجواب صحیح ۶۔ مولوی محمود سمیعی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام بنوں

الجواب صحیح ۷۔ مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح ۸۔ مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح ۹۔ مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم نظامیہ

اہل سنت والجماعت تجویدی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۱۰۔ ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلق العلوم

محمد انور خان ناز ، داخل ضلع بنوں -

الجواب صحیح ۱۱۔ امان اللہ خادم الحدیث دارالعلوم نظامیہ میرانشاہ ، شمالی وزیرستان

الجواب صحیح ۱۲۔ امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس ملین کلان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح ۱۳۔ نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

محمد احمد خان مدرس

الجواب صحیح ۱۴۔ عبید اللہ - مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاق ۲



# توقیعات علمائے حیرال

الجواب الصمیم مرشد حیرال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم  
جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ اُن پر  
نماز جنازہ جائز ہے نہ اُن کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن چاہیے نہ اس کے ساتھ مناکحہ جائز  
ہے نہ اُن کا ذبیحہ ملال ہے اور نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اُن  
کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ فقط (حقیر فقیر محمد مستجاب عفرلہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد اللہ صاحب حیرال

فرقہ اسماعیلیہ آغا خان کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں۔ یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہے  
میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف مدرس دارالعلوم حیرال۔

الجواب صحیح مفتی نذر اللہ مفتی اعظم حیرال

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد حیرال

مولوی طیب عفا اللہ عنہ

(۲) عبدالربیان۔

(۳) محمد مجید فاضل دیوبند (۴) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم حیرال

(۵) مولانا حفیظ الرحمن صاحب مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۶) مولوی شیر احمد اشرفی، (۷) مولانا امان اللہ صاحب حیرال

(۸) مولانا بشیر احمد صاحب حیرال (۹) مولانا شیخ عبداللہ صاحب حیرال

(۱۰) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جغور حیرال

## الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور چترال  
مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور چترال  
مولانا عبدالکریم عرف کمپنی مولائی چترال

## الجواب

صاحب هذه العقيدة خارج عن دائرة الاسلام بالكتاب  
والسنة واجماع المسلمين وهذه العقيدة والامسلة لا  
تحمل التأويل فمن يكفر بالايمان قعد حبط عمله وهو في  
الآخرة من الخاسرين والتأويل في ضروريات الدين كفر  
الحق لا يجاوز هذا الجواب شيخ الاسلام دارالعلوم ربانيہ درویش  
مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

## الجواب الصحيح

محمد تاج الدين اشرف الدين محمد سعيد

عبد الحميد مدرس دارالعلوم ربانيہ درویش بیل چترال

مولانا مشرف خان صاحب درویش مولانا حمید الرحمن صاحب جغتو تحصیل درویش

مولانا محمود غزنوی صاحب جغتو تحصیل درویش مولانا کرامت اللہ صاحب شیش تحصیل درویش

مولانا منور شاہ بکر تحصیل درویش مولانا درحین صاحب عشریت

مولانا قاضی ولی محمد صاحب ارندو

## الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرین تجوین نفاذ شریعت چترال مولانا محمد طاشاہ ادیر موٹر کھو

مولانا رحمت ہادی ہستم دارالعلوم ہادیہ چترال

قاضی حمید الرحمن ادیر عبدالغفار ادیر فضل الرحمن واصف ادیر



مولانا عبداللطیف ادر مولانا عبدالرحیم صاحب ادر عبدالبصیر ادر  
غلام محمد ادر مولانا وزیر مولانا میر محمد خان  
الجواب صحیح

مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشت مولانا قاضی محمد شاہ صاحب کوشت  
مولانا قاضی نور محمد صاحب کوشت مولانا فیض اللہ صاحب کوشت  
مولانا عبدالحق صاحب گنیں گہکیر مولانا عبدالحق صاحب گہکیر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم مرگول تحصیل موڑکھو  
محمد نظام الدین ، مدرس مدرسہ فیض العلوم مرگول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ موڑکھو مولانا عبدالکریم صاحب موڑکھو  
مولانا صاحب ذار شاہ صاحب مولانا فیض اللہ موڑکھو

مولانا غلام حضرت صاحب موڑکھو مولانا قوت الاسلام صاحب موڑکھو  
جان محمد صاحب موڑکھو مولانا مفتی ہدایت الدین صاحب موڑکھو

مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب مولانا اشرف الدین موڑکھو  
مولانا حسن شاہ صاحب موڑکھو مولانا خاندانہ صاحب موڑکھو

مولانا سلطان محمد صاحب موڑکھو مولانا حمید اللہ صاحب موڑکھو  
مولانا رحمت کریم صاحب تشکو موڑکھو مولانا مفتی عبدالحمید صاحب موڑکھو

مولانا قیوم شاہ صاحب تورکھو مولانا عبد الواسع تورکھو  
مولانا غلام شفیق موڑکھو مولانا کفایت اللہ صاحب موڑکھو

مولانا قاضی جمال الدین صاحب مستوح مولانا رحمت امین صاحب تحصیل مستوح یونی  
مولانا مستقیم شاہ موڑکھو ششم ، مولانا انوار الحق موڑکھو ششم ، مولانا حبیب الرحمن موڑکھو ششم

مولانا سعاد الدین موڑکھو ششم ، مولانا عبدالحکیم موڑکھو ششم ۔

# توقیعات علمائے گلگت

فرقہ آغا خان فی قیادۃ اسلام سے خارج ہے

الجواب صحیح مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب گلگت

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب

حضرت مولانا شمس الحق صاحب

حضرت مولانا عبدالباری صاحب

حضرت مولانا محمد میاں صاحب

حضرت مولانا محمد ول صاحب

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب

حضرت مولانا بدر الدین صاحب

حضرت مولانا محمد رسول صاحب

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب

# توقیعات علمائے کوہستان

مولانا عبدالخالق صاحب مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکٹرانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالجلیم صاحب " " " " " "

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ پٹن " " " " " "

مولانا خیرالناس صاحب " " " " " "

مولانا الف خان پاس شیل کھن آباد " " " " " "

مولانا عبدالستین غازی آباد میر پاس مہتمم مدرسہ پاس " " " " " "

مولانا عبدالستحان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس " " " " " "



مولانا محمد ہاشم خان ویدایت اللہ بالاپاس ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوسہان

مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد دوبرنالہ دوبر " " " "

مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کوزگاؤں رانولیا " " " "

مولانا نورالحق و عبدالکریم رانولیا بالاکاؤں ڈاکخانہ رانولیا " " " "

مولانا محمد ابراہیم شومرہ بنگرہ ڈاکخانہ شومرہ " " " "

مولانا عبدالقدیم " " " "

مولانا عبدالنحمان معروف ملنگ صاحب ڈاکخانہ کیلہ تحصیل راسو ضلع کوسہان

مولانا محمد یونس ملک " " " "

مولانا عبداللہ صاحب " " " "

مولانا نورالہادی صاحب کڈیا " " " "

مولانا قربان صاحب ڈاکخانہ داسو تحصیل داسو ضلع کوسہان

مولانا سرور صاحب " " " "

مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ " " " "

مولانا فضل الرحمن صاحب کیلہ " " " "

مولانا فخر الاسلام صاحب " " " "

مولانا عبدالمتین سیو " " " "

مولانا افضل حق صاحب پٹن دوبر " " " "

مولانا فضل کریم " " " "

مولانا سلیمان صاحب " " " "

مولانا سیدقول صاحب کیل " " " "

مولانا سردار صاحب " " " "

مولانا اسکندر صاحب " " " "

# توقعات علماء آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد کھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور

اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح، مولانا محمد یوسف خان صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری پونچھ آزاد کشمیر

بارون الرشید ارشد

قاضی محمد اسلم کشمیری، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری، مظفر آباد، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالغنی تھورٹوی مہتمم جامعہ اسلامیہ راولا کوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد حسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منڈ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرسہ فیض القرآن بین گل تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نغان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم



# توقیعات علما بلوچستان

الجواب ہے -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے منکر ہیں - اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں - یہ مشہور مسئلہ ہے -

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ بسی بلوچستان قاضی سعد اللہ صاحب

الجواب صحیح ۱ - محمد علی کوٹہ پشین ، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان مولانا رحمت اللہ مندوخیل ٹوبہ بلوچستان -

مولانا عبد الغفور اخوندزادہ ، اور الائی بلوچستان ،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ، کوٹہ شہر

مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد ، قندھاری ، کوٹہ

مولانا عبد الحلیم کاکڑ گورنمنٹ ڈی کوٹہ

قاضی ، دوست محمد صاحب ، کوٹہ

# دارالعلوم دیوبند

## الجواب :- کافتوی

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز جنازہ درست ہوگی نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا یہذا اھل ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لہویۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی الخ فہو کافر لمخالفتہما لہو اطح المعلومۃ من الدین بالصورۃ (رد المحتار)

ضروریات دین نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ہے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

والسلام

دارالعلوم

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۹ رجب الاول ۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح

فیصل آباد ماہی دارالعلوم دیوبند

۲۲۔۳۔۱۴۱۸ھ





# مدثر مظاہر علوم شہارنپور

## کافتوی

### الاجواب

حامد اومصلیٰ۔ عرصہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کافتوی ہے جو ایسے گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسماعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے، مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے۔

جلد ۵، حصہ ۱، صفحہ ۱۰۷، مدثر مظاہر علوم شہارنپور، ۱۳۸۶ھ

جواب صحیح علیہ السلام



آغا خانوں کے کفر کے بارے میں دنیا کے سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الذکر

قسمت: ۱۲

الحمد لله رب العالمين

و اما در کتب اربعه معلوم می شود طوائف عظیمه ای

[illegible]

البراءة من الدين والبراءة من الدين والبراءة من الدين  
البراءة من الدين والبراءة من الدين والبراءة من الدين

فقد رآه إذا صلى قال يا هذا الذي أتيتكم به معقرم ذكر  
عقروا ذكرا الماعز وهو الذي ين بالجنود وحروها مع العقيرة  
التي رآه وعليه فتعبر كما خروفتي شئت ذلك على جميع  
والله تعالى اعلم

رسع ارد

$$2984/264$$




# سعودی عرب کے مشہور و معروف عالم دین عبداللہ بن باز کا فتویٰ

بیتہ الشریعہ النجفیہ

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

الرقم :  
التاریخ :  
المرفقات :

الموضوع :

صوبہ رقم ۵۵۰۸ تاریخ ۵/۴/۱۴۰۶ھ

الحمد لله وحده والحمد لله على من لا اله الا هو وحده وحده.

فقد انزل الله الذی انزل للعباد الذلعة والاغصاء على ما ورد الى ساحة الرب الام من المستغنى  
خليل الرحمن والقد انزل النجوى السبعة بزم ۱۵۰ م ۱/۲/۱۴۰۲ھ وقد سال المستغنى ما تضمنه  
الامور منها الاسلام والعدل والام من حق معرفة الاغصاء (الاجابة) التي يمكن امراء عامسى  
البدن المختلفة خصوصا في البدن التي هي من باكستان ، تذكر من مستغنى عنهم والامور التي تدل على  
عقائد م عتق (۱) النكاح انما هو بين الله وانسب ان محمدا رسول الله واشهد ان امير المؤمنين على الله  
هذه كتبهم مقام كتبه الاسلام كتبه التوحيد والشهادة ، ويسونها بالنكاح الاسلامية الحقيقية (۲) الامام وهم  
يحتدون ان امامان (اعزهم) هو امامهم وهو امام كرسو من الارض والناس ، وما فيها وما بينهما  
بالخير والشرية فتدري انه هو الحاكم من النائم بعد وفاته (۳) الشريعة : هم لا يرون اتباع الشريعة  
الاسلامية بل يحتدون ان امامان هو القرآن الثاني والقرآن الحقيقي الاصل ، و الكمية وهو  
المحمود وهو النجوى ولا يكون شر ، سواء يحرم اتباع ، وهو كتبهم ان ما ذكر في القرآن الداعين من  
لعل الله يحذره الامام امامان (۴) الصلوة هم لا يستعدون وهو النجوى وهو النجوى بوجوب  
الدعوات الثلاثة مكانا (۵) المسجد هم يتعدون محبة امرئ كان النجوى ويسونه بجناب خاصته  
(۶) الزكاة هم يتعدون الزكاة الشرعية ويؤو ، و مكانها من جميع اديان الناس ليعلموا انهم  
بما الواجب ، و شئت (۷) الصوم يتكروى فريضة يوم رمضان (۸) لا يقولون بفريضة حرم المسلمين  
ويعتقدون ان دعوة امامان ، والحق (۹) السلام عليهم تحية مخصوصة مكان السلام عليكم يقولون عند اللقاء  
على يد ، او امامك على ويقولون في ، وانه مولى على يد مكان وظيفكم السلام هذه اربعة من اموالهم  
ومثلكم مع فالان هناك من عدة امور (۱۰) هذه الفرق من بين الاسلامية ام من بين الكفرية  
(۱۱) ان يجوز ان يترك علم موافقهم صلوة الحائض (۱۲) هل يجوز ان يدفعوا في مقام المسلمين  
(۱۳) هل يجوز شاكهم (۱۴) هل تـ ، ديعهم (۱۵) هل يـ ، امل معهم ، اطة المسلمين تسال  
نكم باسم الله العظيم ان تصدروا جواب الاسئلة وتزعموا النجوى من قلوب المسلمين لان هؤلاء النجوى  
يدعون عقائد م الى الان ولذا ساءهم المتقدم من المتأخر بالباطنية والان ام امة يروا عقائد م  
ويدينون النجوى ، هذا ابتداء لان امة المسلمين م عقائد م وتو ، و اخر ، تعلمها

وبعد برؤية اللجنة اجاب :

اولا : اصناد ان الله عز وجل اوامر كريمة ، مخرج م طة الاسلام وكذلك اصناد ان هناك احيد  
يتصرف في الدنيا ، والار ، امير الله سبحانه كفرا ايضا قال تعالى [ ان ربكم الله الذي خلق السموات

المؤلفون جـ

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
مكتوباً في السبع المثاني والكتاب المبين

- 9 -

والارض قدومه يوم استوفى لى الزمر من اللط الشهاب الى حيثما الشرو والعم والنجوم  
سحاب ياتى الى الله الخالق والامر تبارك الله رب العالمين .

ثانياً من اعتقاد جنات الجنه الكبر من انباء الله محمد ص الله عليه وسلم فهو كافر كفساد  
بحر من طه الا . وثبت في القرآن الذر اوصاه الله اليه قال : الى ( ولربنا عرقاء لنقصاء  
على النبا طر حكت ونزلناه تنزيه من الشرب ) السنة النبوة التي هو تبيين ونقصا القرآن فقال  
تعالى : وما امرنا قط الكتاب الا بالحق لم الله الخلقوا فيه وقد ورد في اليوم بوضوح .

ثالثاً انكر وجود شيئاً من اركان الاسلام ولا ياتى الدين المعنوية بالضرورة فهو كافر ومبارك من حسن  
الاسلام .

رابعاً اذا كان واقع هذه الاتفاقية هو ما ذكرته في الموضع من قوله تعالى : من اذكروا انفسهم  
في مقام المسلمين ولا تحيز شاكرتهم ولا تنهوا عن ايمانهم ولا مما يفتنون به الا على ما علموا وبالله التوفيق  
و لى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه .

اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والايمان

الرئيسي

ناصر رجب اللحيقة

1998

9400



الشيخ

1891

عبد الوارث عفيفي      عبد ال عزيز عبد الله - سار

عبد الله بن فعود      عبد الله بن فرياح



# الاستفنا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاص اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسند ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بننے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علما کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخلہ اس علاقے میں بند کر دیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۵ روپے فیس ممبری اور ایک اور پیران ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۵ روپے ممبری دیتے ہیں۔ یہ پچاس روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے اس ممبروں کے لئے علما اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنائی ہے کہ ممبری ماہوار دو روپے فیس تاجرانہ ادا کرنا پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

ن۔ مسئلہ یہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شدت سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فائدہ کش اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے، نیز اس موقع کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق ذلیل ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور اس کا وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: رحمت قادر، ریشی ضلع چترال

# مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کافتوی

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے - یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تعلقون الیہم  
بالمودة وقد کفر و ابما جاءکم من الحق ینخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا یا لله ویکم  
ان کنتم خرجتم جہاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودة وانا اعلم بما انذرتکم  
و ما اعلمتم و من یعلم فقد ضل سواد السبیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ :- اے ایمان والو! اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ  
تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر  
نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو بلکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رنما مندوں کی تلاش  
میں گئے تم ان سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو  
ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔ " (آیت) کی پھر سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے  
دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت و مودت رکھنا  
جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ (مسیحی طرح مودۃ المجادل میں ہے -

لا تتخذوا تحالفاً مع کفار و لا مع الاعداء و لا مع الاعداء و لا مع الاعداء و لا مع الاعداء و لا مع الاعداء  
کے دن پر ایمان لائے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت  
رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی شامہ اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں -

ہذہ الایۃ تدل علی أن ایمان المؤمن تفسد بمودۃ الکافرین وان المؤمن لا یوالی الکفار  
وان کان قریبہ ۲۲۸ ج ۶ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے  
مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہئے اگرچہ اس کا  
قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)



ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دل اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اَقْتَضَتْ الْآيَةُ النَّهْيَ عَنْ اسْتِغْثَارِ  
بِائْسِ الْكَفَّارِ وَالْاِسْتِعَانَةِ بِهِ وَالرُّكُونِ اِلَيْهِمْ وَالشُّقَّةَ بِهِمْ - آیت کریمہ کا تقاضہ  
یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی  
ممانعت شدید ہے۔

جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے  
جس سے چاروں درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دلی مودت و محبت کہ ہے یہ سب مومن  
کے ساتھ مخصوص نہ ہے غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ موارات کا  
ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار  
ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی  
اور دستاویزتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا  
ان کے شر اور ضرر و رسانی سے اپنے آپ کو بچا یا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے  
تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں  
احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے عاصم بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم، شریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام  
کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے مالئ بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے عاصم کو قتل کرنا چاہا تاہم  
آپ نے ان کے صدق نیت سے معافی کر دیا اسی موقع پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئی اور اس سے مسلمانوں  
کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ۲۵۶۰ - عروہ بدیع ۱۸۸)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر حرتین - رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوسرا نہیں ڈسا جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار  
میں لکھتے ہیں۔ یعلم ما هنا کم الدروز والذیاعنة: انهم فی البلاد الشارہ بطریقہ الاسلام و  
الصوم والصلوة مع انهم یعقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الاوہیة تظهر فی  
شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاة والنج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی  
المراد ویستکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فطیعة وللعلامة المحقق  
عبد الرحمن العادی فیہم فتوی مطولہ۔ و ذکر فیہا۔ انہم ینتحلون عقائد النصیریة و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ والباطنیۃ الذین ذکرہم  
صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعۃ انه لا یحل اقرارہم  
فی ديار الاسلام بحزبہ ولا غیرہا ولا تحمل منا کحتہم ولا ذباحتہم۔

(رد المحتار ص ۲ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ یہاں سے دروازہ تیار منہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ ديار شام میں اسلام  
اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں  
اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے  
بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور  
حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان  
کے اصل معنی نہیں اور تھوریل اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات  
منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبد الرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل  
فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیر یہ اور اسماعیلیہ کے  
عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا  
ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا  
ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا  
نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ٹیچا کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغا خانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں)  
کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغا خان  
فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں  
کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خریدنا ہے جو علماء  
اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں  
ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں  
ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا



ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندگی کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بد دین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔  
واللہ یقول الحق وهو یحیدک السبیل۔

دارالافتاء دارالعلوم  
مدرسہ محمد یوسف بنوری تاون کوآٹھ



محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ  
محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

عبد السلام

قال تعالیٰ ان الذین یلمزون فی آیاتنا لا یخفون علینا  
اسی آیت مبارکہ کی روشنی میں جو بالکل صحیح ہے  
محمد انور مدظلہ العالی

محمد حجازی

# دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ

المجواب :-

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت نماز بناتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حوصلہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے اُن افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم



فتاویٰ الدین علم

24/84



## در دہندگان اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب پر پڑھ لینے کے بعد خدا کو حاضر و  
ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ دین کی حرمت اور اسلام کی  
غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے؟ نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلاء اور کانٹوری  
دکلاء و دانشور، سیاسی عمائدین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے؟ — اس کا  
جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں۔ جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دین اسلام کی دولت  
عطا کی اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نوازا۔

نہ ہم اپنی کتابوں کے قیمتے وصول کرتے ہیں اور نہ ہم جملہ حقوق  
محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی  
طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

واجب علیہ السلام

مفت طلب فرمائیے: مکتبۃ اہلسنت مدینہ مسجد  
سول کواٹر پشاور، صدر

# حسب ذیل مہی مطالعہ فرمائیے

- ① الحکمہ الحقانی فی الحزب الالغانحانی (حکیم الامت حضرت اشرف علی تھانویؒ)
- ② آغا خانیت کیا ہے ۔
- ③ آغا خانیوں کے سیاسی عزائم
- ④ آغا خانیت علماء امت کی نظر میں
- ⑤ آغا خان فاؤنڈیشن، چترال
- ⑥ آغا خانیوں کے زیر زمین منصوبے
- ⑦ جماعت خسانہ سے مسجد بک
- ⑧ آغا خانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت  
چترال